ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

شہری دفاع پر معاصر اردو کتب کا فقہ ُالسیرۃ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Contemporary Urdu Books on Civil Defense in the Perspective of Fiqh al-Seerah

Ashiq Hussain
PhD Research Scholar (Islamic Studies), NCBA&E, Lahore - Sub Campus, Multan
cdlodhran@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Hassan Mahmood
Lecturer in Islamic Studies, University of Education, Lahore (Vehari Campus)
hassan.mahmood@ue.edu.pk

Abstract

This study presents an analytical exploration of contemporary Urdu literature addressing the concept and practice of civil defence within the framework of Fiqh al-Seerah, the jurisprudential understanding derived from the biography of the Holy Prophet Muhammad (Peace & Blessings be upon him). Unlike comparative or critical studies that examine multiple intellectual traditions, this research focuses exclusively on selected modern Urdu books that discuss civilian protection, community security, disaster preparedness, and social responsibility in connection with the Muhammadan model" and its ethical and practical implications. Employing textual analysis which is a very important type of qualitative research, the study identifies how these Urdu texts interpret and apply principles derived from the Prophet Muhammad's ﷺ practice, such as preventive preparedness, organized communal responsibility, protection of life, and moral restraint during crises, in relation to contemporary civil defence discourse. The analysis demonstrates that the literature conceptualizes civil defence not merely as a technical or administrative arrangement but as a multidimensional societal system grounded in moral governance and collective responsibility. Five major components consistently emerge across the texts: preemptive readiness, community-level participation, institutional coordination, social trust, and post-crisis recovery mechanisms. Together, these elements reflect a holistic understanding of civil defence that integrates ethical responsibility, civic engagement, and practical resilience measures. The study concludes that contemporary Urdu scholarship implicitly situates civil defence within a broader socio-ethical framework inspired by the Muhammadan model. This framework emphasizes the significance of organized civic responsibility, cooperative institutional mechanisms, and collective ethical norms in safeguarding society against emergencies, disasters, and conflict-related threats. By linking traditional ethical principles with modern civil protection concepts, the research contributes to a morally informed, culturally grounded discourse on civil defence and societal resilience, highlighting the relevance of historical Islamic practices for contemporary public safety strategies

Keywords: Civil Defence, Fiqh al-Seerah, Civilian Protection, Disaster Preparedness, Community Participation, Social Resilience, Urdu Scholarship

تمہید(Introduction)

عصرِ حاضر میں شہری دفاع (Civil Defence) ریاستی سلامتی کے مباحث میں ایک بنیادی نظم کے طور پر سامنے آیا ہے، جس کا تعلق صرف جنگی حالات تک محدود نہیں رہا بلکہ انسانی جان کے تحفظ، ہنگامی حالات کے مؤثر انتظام اور معاشرتی نظم کے تسلسل سے جڑ چکا ہے۔ موجودہ عالمی صورتِ حال میں خطرات کی نوعیت متنوع اور پیچیدہ ہو گئی ہے، جس کے باعث ریاستی سطح پر ایسے نظام کی ضرورت محسوس کی گئی جو

پیشگی تیاری، بروقت ردِّ عمل اور منظم امدادی اقدامات کے ذریعے شہری آبادی کو ممکنہ نقصانات سے محفوظ رکھ سکے۔ اسی پس منظر میں شہری دفاع ایک باقاعدہ ادارہ جاتی اور عملی ڈھانچے کی صورت اختیار کر چکا ہے، جس میں عوامی شمولیت اور تربیت کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

اسلامی علمی روایت، خصوصاً سیرتِ نبوی ﷺ، دفاع کے تصور کو ایک ایسے منظم اجتماعی عمل کے طور پر پیش کرتی ہے جس میں انسانی جان کا تحفظ، داخلی نظم کا استحکام اور ذمہ داری کی منصفانہ تقسیم نمایاں اصول ہیں۔ عہدِ نبوی ﷺ میں اختیار کیے گئے اقدامات جیسے مدینہ کے داخلی نظم کی تنظیم، نگرانی کا اہتمام اور دفاعی منصوبہ بندی اس امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ دفاع کو صرف عسکری ضرورت کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے نظام کے طور پر سمجھا گیا جس میں شہری تحفظ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس تناظر میں دفاع کا تصور ایک مسلسل اور منظم عمل کے طور پر سامنے آتا ہے، جو معاشرے کے استحکام کے ساتھ براہِ راست مربوط ہے۔ اسی فکری پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے اس تحقیقی مطالعہ میں معاصر اردو لٹریچر میں شہری دفاع کے تصور کا فقہُ السیرۃ کے تناظر میں تجزیہ کیا جائے گا۔ اس ضمن میں یہ دیکھا جائے گا کہ اردو زبان میں موجود کتب اور تحریروں میں شہری دفاع کو کس نوعیت کے عملی اور فکری اصولوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اور ان میں انسانی جان کے تحفظ، اجتماعی ذمہ داری اور نظمِ اجتماعی جیسے پہلو کس حد تک نمایاں ہیں۔ اس مطالعہ کا مقصد کسی تقابل یا تنقید کے بجائے اس بات کی وضاحت ہے کہ معاصر اردو لٹریچر میں شہری دفاع کا تصور کن بنیادوں پر قائم ہے اور اس کی فکری جہتیں کس نوعیت کی ہیں۔

اس تحقیقی مطالعہ کی اہمیت اس امر میں ہے کہ یہ شہری دفاع کے تصور کو ایک مربوط فکری تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں معاصر عملی مباحث اور سیرتِ نبوی ﷺ میں موجود اصولی رہنمائی ایک منظم انداز میں سامنے آتی ہے۔ اس مقصد کے لیے معیاری تحقیقی طریقۂ کار اختیار کرتے ہوئے متعلقہ اردو کتب اور اسلامی مصادر کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا، جبکہ بحث کو نظریاتی حدود میں رکھتے ہوئے موضوع کے بنیادی تصورات کو واضح کیا جائے گا، تاکہ شہری دفاع کو ایک منظم اور قابلِ فہم علمی دائرے میں دیکھا جا سکے۔

فقہُ السیرۃ کے تناظر میں معاصر اردو لٹریچر شہری دفاع: مفہومی و موضوعاتی تجزیہ

اس تحقیقی مطالعہ میں معاصر اردو لٹریچر میں شہری دفاع کے تصور کو فقہُ السیرۃ کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی جائے گی، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ جدید اردو تصانیف میں پیش کیے گئے تصورات کس فکری بنیاد پر استوار ہیں۔ تاریخی طور پر دفاع انسانی معاشرے کی بقا اور نظم کے تحفظ سے وابستہ رہا ہے، تاہم اسلامی علمی روایت نے اسے ایک اصولی اور منظم تصور میں ڈھال دیا، جس کا مرکز انسانی جان کا احترام اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ﴾[1]، جو انسانی جان کے تقدس کو بنیادی اصول کے طور پر متعین کرتا ہے، اور یہی تصور فقہی مباحث میں ''حفظِ نفس'' کی صورت میں مستحکم ہو جاتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ اس اصول کی عملی تعبیر پیش کرتی ہے، جہاں دفاع کو ایک منظم اجتماعی نظم کے طور پر اختیار کیا گیا۔ مدینہ منورہ میں داخلی استحکام، نگرانی کے نظام اور دفاعی حکمتِ عملی کی ترتیب اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ دفاع کا دائرہ محض عسکری سرگرمی تک محدود نہیں بلکہ شہری تحفظ اور معاشرتی نظم کے استحکام کو بھی شامل ہے۔ سیرت نگاروں نے اس امر کو واضح کیا ہے کہ دفاعی اقدامات میں غیر محارب افراد کے تحفظ اور نظمِ اجتماعی کی بقا کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔[2]

اسی مفہومی پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے معاصر اردو لٹریچر میں شہری دفاع کو ایک عملی اور تربیتی نظام کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس میں عوامی آگاہی، ہنگامی حالات میں مؤثر طرزِ عمل اور حفاظتی تدابیر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لٹریچر کا بنیادی رجحان اس بات کی طرف ہے کہ شہری دفاع کی مؤثریت عوامی سطح پر تیاری اور ذمہ دارانہ شرکت سے وابستہ ہے۔ چنانچہ ان تحریروں میں شہری کو محض متاثرہ فریق کے طور پر نہیں بلکہ ایک فعال کردار کے حامل فرد کے طور پر دیکھا گیا ہے، جو ہنگامی حالات میں اپنی اور دوسروں کی حفاظت میں حصہ لے سکتا ہے۔[3]

موضوعاتی اعتبار سے اس لٹریچر کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ شہری دفاع کو تین بنیادی عملی جہات میں بیان کیا گیا ہے: تربیت، فوری ردِّ عمل اور پیشگی احتیاط۔ تربیتی پہلو میں شہریوں کو بنیادی مہارتوں سے آراستہ کرنے پر زور دیا گیا ہے، تاکہ وہ غیر معمولی حالات میں منظم انداز میں عمل کر سکیں۔ ردِّ عمل کے مرحلے میں فوری اور متوازن اقدام کو اہم قرار دیا گیا ہے، جبکہ احتیاطی تدابیر کے ذریعے خطرات کے اثرات کو کم کرنے کی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کوشش کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔اس طرح شہری دفاع ایک ایسا مسلسل عمل بن کر سامنے آتا ہے جو خطرے سے پہلے، دورانِ بحران اور بعد ازاں تینوں مراحل میں فعال رہتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی شہری دفاع کو انہی خطوط پر سمجھا جاتا ہے، جہاں اسے شہری آبادی کے تحفظ، فوری امداد اور بنیادی سہولیات کے تسلسل سے متعلق ایک منظم انسانی نظام کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو اس تصور کی عصری توسیع کو ظاہر کرتا ہے۔

ان تمام مباحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ معاصر اردو لٹریچر میں شہری دفاع کا تصور اگرچہ عملی اور تربیتی انداز میں پیش کیا گیا ہے، تاہم اس کی فکری بنیادیں فقہُ السیرۃ کے اصولوں خصوصاً تحفظِ نفس، اجتماعی ذمہ داری اور نظمِ اجتماعی سے ہم آہنگ دکھائی دیتی ہیں۔اس طرح شہری دفاع کو ایک ایسے منظم اور بامعنی تصور کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جو جدید ریاستی ضرورت کے ساتھ ساتھ اسلامی علمی روایت میں بھی واضح جڑیں رکھتا ہے۔

معاصر عوامی شعور اور فنی تربیت: اردو کتب کا جائزہ

اردو زبان میں شہری دفاع کے موضوع پر دستیاب لٹریچر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میدان میں زیادہ تر تحریریں عوامی آگاہی، عملی تربیت اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کی بنیادی رہنمائی فراہم کرنے کے مقصد سے مرتب کی گئی ہیں۔ یہ کتب اور رسائل عموماً شہری دفاع کے بنیادی تصورات، ہنگامی حالات میں شہری ذمہ داریوں، ابتدائی طبّی امداد، آگ سے بچاؤ، فضائی حملوں یا قدرتی آفات کے دوران احتیاطی تدابیر اور کمیونٹی کی سطح پر امدادی سرگرمیوں کے طریقہ کار پر مشتمل ہوتے ہیں۔اس نوعیت کے مطالعات کا بنیادی مقصد عوام میں شہری دفاع سے متعلق شعور بیدار کرنا اور انہیں ممکنہ خطرات کے مقابلے کے لیے ابتدائی سطح کی عملی تربیت فراہم کرنا ہے۔

اردو لٹریچر میں شہری دفاع سے متعلق کتب کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ان میں عام شہریوں کو بحران کے وقت ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنے پر خاص زور دیا گیا ہے۔اس لٹریچر میں شہری دفاع کو صرف ریاستی اداروں کی ذمہ داری نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے معاشرے کے ہر فرد کی اجتماعی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔اسی لیے ان کتب میں رضاکارانہ خدمات، کمیونٹی کی شمولیت اور بنیادی حفاظتی تدابیر کے فروغ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔تاہم اردو زبان میں دستیاب اس لٹریچر کا عمومی رجحان زیادہ تر عملی اور تربیتی پہلوؤں تک محدود نظر آتا ہے۔اکثر کتب میں شہری دفاع کے نظریاتی، فکری اور تقابلی پہلوؤں پر نسبتاً کم بحث ملتی ہے، خصوصاً اسلامی تعلیمات یا سیرت نبوی کے تناظر میں شہری دفاع کے اصولوں کا باقاعدہ تجزیاتی مطالعہ کم ہی نظر آتا ہے۔اسی لیے اردو لٹریچر کے اس حصے کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ عوامی شعور اور فنی تربیت کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں، تاہم شہری دفاع کے وسیع فکری اور نظریاتی مباحث کو مزید تحقیق کے ذریعے واضح کرنے کی ضرورت موجود ہے۔

اسی پس منظر میں اردو زبان میں شائع ہونے والی مختلف کتب اور رسائل کو اس زاویے سے بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ کس حد تک عوامی آگاہی، عملی تربیت اور شہری ذمہ داری کے شعور کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔اس ذیلی عنوان کے تحت انہی کتب کا مختصر تعارفی جائزہ پیش کیا جائے گا جن میں شہری دفاع کے عملی، تربیتی اور عوامی شعور سے متعلق پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

شہری دفاع

یہ کتاب ڈاکٹر منیر احمد کی تصنیف ہے، جو سول ڈیفنس کے سابق آفیسر رہے، گوجرانوالہ سے 1998 میں شائع کردہ اردو زبان میں شہری دفاع کے موضوع پر لکھی گئی بنیادی اور منظم کتب میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب تقریباً 180 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں شہری دفاع کے نظری پس منظر، جدید جنگی خطرات، قدرتی وانسانی آفات، اور شہری سطح پر تحفظاتی اقدامات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں واضح کیا ہے کہ جدید دور میں جنگ اور بحران کی نوعیت بدل چکی ہے، جہاں براہِ راست فوجی تصادم کے ساتھ ساتھ شہری مراکز، انفراسٹرکچر اور عام آبادی سب سے زیادہ خطرے میں ہیں۔ کتاب کے اہم مباحث میں شہری دفاع کی ضرورت، اس کے ادارہ جاتی پہلو، عوامی آگاہی، ابتدائی امداد اور ریسکیو کے اصول شامل ہیں۔ شہری دفاع کے ساتھ اس کتاب کا تعلق اس اعتبار سے نہایت مضبوط ہے کہ یہ شہری تحفظ کو ایک مستقل اور منظم

ریاستی ذمہ داری کے طور پر پیش کرتی ہے، نہ کہ محض وقتی انتظام کے طور پر۔ مصنف کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر شہری دفاعی منصوبہ بندی پہلے سے موجود نہ ہو تو جنگ یا آفت کے وقت ریاستی ردِ عمل بکھر جاتا ہے اور شہری نقصان کئی گنا بڑھ جاتا ہے [4]۔

دفاعِ وطن اور شہری دفاع

یہ کتاب حکومتِ پاکستان ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ڈیفنس، اسلام آباد کی جانب سے شائع شدہ ایک مستند سرکاری مطبوعہ ہے، جو تقریباً 120 صفحات پر مشتمل ہے اور شہری دفاع کو ریاستی نظم اور قومی سلامتی کے فریم ورک میں بیان کرتی ہے۔ اس کتاب میں دفاعِ وطن اور شہری دفاع کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جدید ریاست میں عسکری دفاع اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک شہری آبادی، بنیادی تنصیبات اور روزمرہ زندگی کے تحفظ کے لیے باقاعدہ سول ڈیفنس نظام موجود نہ ہو۔ کتاب کے اہم مباحث میں شہری دفاع کے قانونی پہلو، ہنگامی حالات میں عوامی ذمہ داریاں، اور مختلف اداروں کے درمیان رابطہ کاری شامل ہیں۔ شہری دفاع کے ساتھ اس کتاب کی مطابقت اس لیے نمایاں ہے کہ یہ شہری دفاع کو عسکری دفاع کا ذیلی موضوع نہیں بلکہ اس کا لازمی تکملہ قرار دیتی ہے۔ کتاب کے متن کا مفہوم یہ ہے کہ جنگ کی صورت میں اگر شہری دفاعی اقدامات مؤثر نہ ہوں تو دفاعِ وطن کا پورا تصور عملی طور پر کمزور ہو جاتا ہے [5]۔

رہبر سول ڈیفنس پاکستان

یہ رہنما کتاب حکومتِ پاکستان کے محکمہ شہری دفاع کی ایک باقاعدہ اور مستند اشاعت ہے، جو مختلف ایڈیشنز میں شائع ہوئی اور تقریباً 150 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا مقصد عام شہریوں، رضاکاروں اور سرکاری اہلکاروں کو شہری دفاع کے بنیادی اصولوں، ہنگامی حالات میں طرزِ عمل اور حفاظتی تدابیر سے آگاہ کرنا ہے۔ کتاب کے اہم مباحث میں شہری دفاع کا تعارف، آتش زدگی، ابتدائی امداد، انخلاء، ریسکیو اور عوامی تعاون شامل ہیں۔ شہری دفاع کے ساتھ اس کتاب کا تعلق براہِ راست اور عملی نوعیت کا ہے، کیونکہ یہ نظری گفتگو کے بجائے شہری سطح پر قابلِ عمل ہدایات فراہم کرتی ہے۔ کتاب کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ شہری دفاع اس وقت مؤثر بنتا ہے جب عام شہری اسے اپنی روزمرہ ذمہ داری سمجھیں اور بحران کے وقت ریاستی اداروں کے ساتھ تعاون کریں۔[6]

شہری دفاع: ابتدائی امداد اور نرسنگ

یہ نصابی کتاب ''شہری دفاع، ابتدائی امداد اور نرسنگ'' دراصل پاکستان میں شہری دفاع کے ابتدائی تعلیمی و تربیتی تصور کی ایک اہم اور بنیادی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، جسے اکتوبر 1976ء میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور نے جماعت نہم و دہم کے لیے بطور تجرباتی ایڈیشن شائع کیا۔ یہ اشاعت قومی نصابی کمیٹی، وفاقی وزارتِ تعلیم اور صوبائی رابطہ حکومت پاکستان کے منظور شدہ نصاب کے تحت خط نمبر 76/66-Text مورخہ 23 فروری 1976ء کے مطابق عمل میں آئی، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس دور میں ریاستی سطح پر شہری دفاع کو باقاعدہ تعلیمی نصاب کا حصہ بنانے کی سنجیدہ کوشش کی گئی۔ اختر اظہر حمید، سید فضل علی، مسز کنیز مولا اور فیض الحق کی مشترکہ کاوش سے مرتب ہونے والی یہ کتاب اپنے موضوع، اسلوب اور ترتیب کے اعتبار سے نہایت جامع ہے، کیونکہ اس میں شہری دفاع کو محض جنگی یا عسکری تناظر تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اسے انسانی سلامتی، سماجی ذمہ داری اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کی عملی تربیت کے ایک مربوط نظام کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے مندرجات پر غور کیا جائے تو اس میں ناگزیر حالات، فضائی حملوں سے بچاؤ، آفات و حوادثات، شہری دفاع کی امدادی خدمات، مقامی تنظیمِ شہری دفاع، آتش زدگی کے دوران ریسکیو طریقہ کار، ابتدائی طبّی امداد کے اصول، انسانی جسم کے نظام اور اس کے افعال، حادثات اور زخموں کے علاج، پٹیوں اور کھپاچوں کے استعمال اور نرسنگ جیسے اہم موضوعات کو نہایت منظم انداز میں شامل کیا گیا ہے۔ اس تنوع سے واضح ہوتا ہے کہ مصنفین نے ایک ایسے شہری کی تشکیل کو پیشِ نظر رکھا جو نہ صرف اپنی حفاظت کر سکے بلکہ معاشرے میں ایک ذمہ دار اور مددگار فرد کے طور پر بھی کردار ادا کرے۔ اسی لیے کتاب میں شہری دفاع کو ایک عملی اور تربیتی عمل کے طور پر بیان کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ہنگامی حالات میں بروقت امداد اور درست ابتدائی طبّی اقدامات انسانی جان بچانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ کتاب کے اسلوب سے یہ مفہوم

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ''ابتدائی طبّی امداد کا مقصد زخمی یا متاثرہ شخص کو فوری سہارا دینا اور اس کی حالت کو اس وقت تک مستحکم رکھنا ہے جب تک باقاعدہ طبّی امداد میسر نہ آجائے''[7]، جو کہ جدید ایمرجنسی میڈیسن کے اصولوں سے بھی ہم آہنگ ہے۔

مزید برآں، اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شہری دفاع کو محض حکومتی ذمہ داری کے بجائے ایک اجتماعی اور معاشرتی فریضہ قرار دیا گیا ہے، جہاں ہر فرد کو تربیت کے ذریعے ہنگامی حالات میں کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ یہ تصور دراصل معاصر ''Community-Based Disaster Management'' اور ''Human Security'' کے نظریات سے مطابقت رکھتا ہے، حالانکہ اس زمانے میں یہ اصطلاحات عام نہیں تھیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نصاب اپنے دور سے آگے کا وژن رکھتا تھا۔ تاہم تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اگرچہ یہ کتاب اپنے وقت کے لحاظ سے نہایت مفید اور جامع ہے، لیکن اس کے بعد شہری دفاع کے نصابی اور ادارہ جاتی نظام میں وہ تسلسل برقرار نہیں رکھا جاسکا جو اس ابتدائی کوشش کا تقاضا تھا۔ نتیجتاً جدید دور کے پیچیدہ خطرات جیسے ماحولیاتی تبدیلی، شہری آفات، اور ٹیکنالوجی سے متعلق ہنگامی صورتحال کے تناظر میں ایسے مواد کو ازسرِنو مرتب کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف ایک نصابی دستاویز ہے بلکہ پاکستان میں شہری دفاع کے فکری اور عملی ارتقاء کا ایک ابتدائی سنگِ میل بھی ہے، جس میں تعلیم، صحت اور دفاع کو یکجا کرکے ایک ایسے شہری معاشرے کی تشکیل کا تصور پیش کیا گیا ہے جو خود کفیل، منظم اور بحران سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

شہری دفاع کی تربیت وقت کی اہم ضرورت

یہ کتاب محمد عارف بٹ کی تصنیف ہے، جس میں شہری دفاع کے تربیتی پہلو کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ شہری دفاع کی افادیت اور اس کی عملی معنویت کا بنیادی انحصار محض ادارہ جاتی ڈھانچے پر نہیں بلکہ عوامی سطح پر شعور، تربیت اور ذمہ داری کے احساس پر ہوتا ہے۔ اسی حقیقت کو محمد عارف بٹ نے اپنی تصنیف شہری دفاع کی تربیت وقت کی اہم ضرورت میں مرکزی حیثیت دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ شہری دفاع کا نظام اُس وقت تک مؤثر نہیں ہو سکتا جب تک عام شہریوں کو بنیادی تربیت فراہم نہ کی جائے اور انہیں ہنگامی حالات میں درست ردِعمل کا اہل نہ بنایا جائے۔ مصنف اس امر پر زور دیتے ہیں کہ شہری دفاع دراصل ایک ہمہ گیر سماجی ذمہ داری ہے، جس میں ہر فرد کی شمولیت ناگزیر ہے۔ ان کے نزدیک: شہری دفاع کی کامیابی کا دارومدار عوامی سطح پر تربیت اور آگاہی کے فروغ پر ہے۔''[8]

یہ تصور درحقیقت فقہ السیرۃ کے اس اصول سے ہم آہنگ ہے جس کے مطابق معاشرے کے تحفظ کو اجتماعی ذمہ داری تصور کیا جاتا ہے، نہ کہ محض ریاستی فریضہ۔

شہری دفاع اور ہماری ذمہ داریاں

یہ کتاب ڈاکٹر راؤ فہیم ہاشم کی تصنیف ہے، جس میں شہری دفاع کو ایک ذمہ دار شہری کے اخلاقی کردار سے جوڑا گیا ہے۔ مصنف نے نظم وضبط، احتیاط اور باہمی تعاون کو شہری دفاع کی بنیاد قرار دیا ہے۔ یہ کتاب فقہ السیرۃ کے اس تصور سے ہم آہنگ ہے جہاں دفاع اجتماعی اور اخلاقی ذمہ داری کے طور پر سامنے آتا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ شہری دفاع ریاست اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔[9]

شہری دفاع

عبدالرشید ارشد کی تصنیف کردہ یہ کتاب شہری دفاع کے بنیادی تصورات کو سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کرتی ہے۔ اگرچہ یہ تحریر علمی پیچیدگی سے خالی ہے، تاہم عوامی سطح پر شہری دفاع کے شعور کو فروغ دینے میں اس کی اہمیت مسلم ہے۔ مصنف نے شہری دفاع کو روزمرہ زندگی سے جوڑتے ہوئے احتیاطی تدابیر اور عوامی تعاون پر زور دیا ہے۔ کتاب کے مرکزی خیال کا مفہوم یہ ہے کہ شہری دفاع اس وقت مؤثر بنتا ہے جب عام شہری اسے اپنی زندگی کا حصہ سمجھیں، نہ کہ محض سرکاری ہدایت۔[10] یہ نقطہ فقہ السیرۃ کے اس عملی مزاج سے ہم آہنگ ہے جہاں دفاعی تدابیر عوامی شمولیت کے بغیر مکمل نہیں ہوتیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

رہنمائے شہری دفاع

ڈائریکٹوریٹ آف سول ڈیفنس پاکستان کی جانب سے شائع کردہ یہ کتابچہ شہری دفاع کے عملی پہلوؤں پر مشتمل ایک رہنما دستاویز ہے، جس کا بنیادی مقصد عام شہریوں کو ہنگامی حالات میں درست طرزِ عمل سے آگاہ کرنا ہے۔ اس میں آگ لگنے کی صورت میں احتیاطی تدابیر، ابتدائی طبّی امداد، انخلاءِ آبادی اور ریسکیو کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کا اسلوب سادہ ہے، مگر اس کے اندر ایک واضح تصور کارفرما ہے کہ شہری دفاع کا پہلا دائرہ خود شہری ہیں، اور ان کی بنیادی آگاہی کسی بھی بڑے نقصان کو کم کر سکتی ہے۔

کتاب کے مندرجات کا مفہوم یہ ہے کہ اگر شہری ہنگامی حالات میں گھبراہٹ کے بجائے تربیت یافتہ ردِ عمل دیں تو نہ صرف اپنی جان بلکہ دوسروں کی جان بھی محفوظ بنا سکتے ہیں، اور یہی شہری دفاع کی اصل روح ہے۔[11] یہ تصور فقہ السیرۃ کے اس عملی اصول سے ہم آہنگ ہے جہاں عام مسلمانوں کو اجتماعی بحران میں ذمہ دارانہ کردار ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے، اور دفاع کو صرف ریاستی سطح تک محدود نہیں رکھا گیا۔

طبّی ہنگامی صورتحال کی حکمتِ عملی

طبّی ہنگامی حالات کے انتظام اور فوری ردِّ عمل کے حوالے سے شائع ہونے والی کتاب ''طبّی ہنگامی صورتحال کی حکمتِ عملی'' (Medical Emergency Management) صحت عامہ کے میدان میں ایک عملی نوعیت کی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ یہ کتاب ماری اسٹوپس سوسائٹی (Marie Stopes Society) اور ایف پی آر ایچ (FPRH) کے اشتراک سے شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب میں طبّی ہنگامی صورتحال کے مختلف پہلوؤں، ہنگامی طبّی امداد کی حکمتِ عملی، فوری طبّی سہولیات کے انتظام اور ضروری آلات وادویات کی تیاری جیسے موضوعات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ مصنفین نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں فوری طبّی امداد اور منظم طبّی سہولیات انسانی جانوں کو بچانے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ کتاب میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ہنگامی طبّی نظام صرف اسپتالوں تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے پیشگی منصوبہ بندی، تربیت اور ضروری آلات کی دستیابی ناگزیر ہے۔[12] اگرچہ اس کتاب میں شہری دفاع کے تصور کو براہِ راست موضوع نہیں بنایا گیا، تاہم طبّی ہنگامی حالات سے نمٹنے کی جو حکمتِ عملی بیان کی گئی ہے وہ شہری دفاع کے بنیادی مقاصد سے گہرا تعلق رکھتی ہے، کیونکہ شہری دفاع کا ایک اہم مقصد آفات اور جنگی حالات میں فوری طبّی امداد فراہم کرنا اور انسانی جانوں کے نقصان کو کم سے کم کرنا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب شہری دفاع کے عملی پہلوؤں خصوصاً طبّی امداد اور ایمرجنسی رسپانس کے نظام کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ پروگرام برائے صوبہ پنجاب

آفات کے خطرات سے نمٹنے کے لیے کمیونٹی کی سطح پر منظم حکمتِ عملی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب نے Community Based Disaster Risk Management Program for Punjab Province کے عنوان سے ایک اہم دستاویز شائع کی ہے۔ اس کتاب میں پنجاب کے تناظر میں آفات کے انتظام کے موجودہ نظام، اس میں درپیش چیلنجز اور اس نظام کو مؤثر بنانے کے لیے کمیونٹی کی سطح پر اقدامات کی ضرورت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس دستاویز میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ آفات کے خطرات کو کم کرنے کے لیے صرف ریاستی اداروں کی کوششیں کافی نہیں ہوتیں بلکہ مقامی آبادی کی شرکت اور تربیت بھی نہایت ضروری ہے[13]۔ کتاب میں مختلف ممالک میں کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے کامیاب ماڈلز کا ذکر کیا گیا ہے اور ان سے حاصل ہونے والے تجربات کی روشنی میں پنجاب کے لیے عملی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ آفات سے متاثرہ علاقوں میں کمیونٹی کی سطح پر تیاری، مقامی وسائل کے استعمال اور خطرات کی پیشگی شناخت کے طریقوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اگرچہ اس دستاویز میں شہری دفاع کا ذکر براہِ راست نہیں کیا گیا، تاہم کمیونٹی کی سطح پر خطرات سے نمٹنے اور عوامی تحفظ کے جو اقدامات بیان کیے گئے ہیں وہ دراصل شہری دفاع کے تصور سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ شہری دفاع کا ایک اہم پہلو یہی ہے کہ مقامی آبادی کو ممکنہ خطرات کے لیے تیار کیا جائے اور آفات کے وقت اجتماعی ردِّ عمل کو مؤثر بنایا جائے۔

کیاآپ کاگھرآگ سے محفوظ ہے؟

آگ سے متعلق گھریلو حادثات اور ان سے بچاؤ کے حوالے سے تیار کیا گیا کتابچہ کیا آپ کا گھر آگ سے محفوظ ہے؟ بنیادی طور پر عوامی آگاہی کے مقصد سے مرتب کیا گیا ہے۔اس مختصر مگر اہم تربیتی کتابچے میں گھروں میں پیش آنے والے آگ کے حادثات، ان کے اسباب اور ان سے بچاؤ کی عملی تدابیر کو سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مصنفین نے گھریلو ماحول میں آگ لگنے کے ممکنہ خطرات جیسے گیس کے اخراج، بجلی کے ناقص نظام اور آتش گیر اشیاء کے غیر محتاط استعمال کی نشاندہی کی ہے اور ان سے بچاؤ کے لیے حفاظتی اقدامات کی وضاحت کی ہے۔ اس کے علاوہ ہنگامی صورتِ حال میں فوری ردِّ عمل، آگ بجھانے کے ابتدائی طریقوں اور گھریلو حفاظتی نظم کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔اگرچہ اس کتابچے کا بنیادی مقصد عوامی آگاہی اور گھریلو سطح پر احتیاطی تدابیر کی تعلیم دینا ہے، تاہم اس کا موضوع شہری دفاع کے ایک اہم شعبے یعنی آگ سے تحفظ (Fire Safety) سے براہِ راست تعلق رکھتا ہے۔ شہری دفاع کے ادارے بھی عوام کو اسی نوعیت کی تربیت فراہم کرتے ہیں تاکہ حادثات کے وقت نقصان کو کم سے کم کیا جاسکے۔اس اعتبار سے یہ کتابچہ شہری دفاع کے عوامی تربیتی پہلو کو سمجھنے میں مفید مواد فراہم کرتا ہے۔

نیشنل ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ فریم ورک پاکستان

پاکستان میں آفات کے انتظام کے قومی نظام کو منظم کرنے کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) نے نیشنل ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ فریم ورک پاکستان کے عنوان سے ایک جامع پالیسی دستاویز مارچ 2007ء میں شائع کی۔اس فریم ورک میں پاکستان کو درپیش قدرتی اور انسانی ساختہ آفات کے خطرات، ان سے نمٹنے کے لیے قومی سطح پر موجود ادارہ جاتی نظام اور خطرات کے انتظام کے لیے درکار حکمتِ عملیوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔اس دستاویز میں آفات کے خطرات کی شناخت، ان کے اثرات کو کم کرنے کے طریقوں اور مختلف اداروں کے کردار و ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا ہے۔مزید برآں اس میں علاقائی اور بین الاقوامی تعاون کے امکانات اور قومی سطح پر آفات کے انتظام کے لیے مربوط پالیسی سازی کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے[14]۔اگرچہ اس فریم ورک میں شہری دفاع کا ذکر براہِ راست مرکزی موضوع کے طور پر نہیں ملتا، تاہم اس میں بیان کردہ خطرات کی پیشگی شناخت، ہنگامی ردِّ عمل کی تیاری اور اداروں کے درمیان ہم آہنگی جیسے اصول دراصل شہری دفاع کے بنیادی مقاصد سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔اس لحاظ سے یہ دستاویز پاکستان میں شہری دفاع اور آفات کے انتظام کے درمیان موجود عملی اور ادارہ جاتی تعلق کو سمجھنے کے لیے نہایت اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام

آفات کے انتظام میں مقامی سطح کی تیاری اور عوامی شرکت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے مقامی سطح پر آفات کا انتظام و انصرام کے عنوان سے ایک تربیتی رہنما کتابچہ شائع کیا گیا۔یہ کتابچہ اپریل 2007ء میں یو این ڈی پی پاکستان (UNDP Pakistan) کے تعاون سے تربیتی مقاصد کے لیے شائع ہوا۔اس میں مقامی سطح پر آفات کے خطرات کی شناخت، خطرات کی جانچ پڑتال، ہنگامی حالات میں تیاری اور امدادی سرگرمیوں کے انتظام جیسے موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ آفات کے مؤثر انتظام کے لیے مقامی سطح پر منصوبہ بندی اور عوامی تربیت نہایت ضروری ہے، کیونکہ کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں سب سے پہلے ردِّ عمل مقامی کمیونٹی ہی کی طرف سے سامنے آتا ہے[15]۔اس دستاویز میں مقامی سطح پر آفات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے عملی منصوبہ سازی اور امدادی اقدامات کے طریقہ کار کو بھی واضح کیا گیا ہے۔اگرچہ اس کتابچہ کا بنیادی مقصد آفات کے انتظام کی تربیت فراہم کرنا ہے، تاہم اس میں بیان کردہ اصول اور اقدامات شہری دفاع کے تصور سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ شہری دفاع بھی مقامی سطح پر تیاری، خطرات کی پیشگی شناخت اور ہنگامی حالات میں اجتماعی ردِّ عمل کو منظم کرنے پر زور دیتا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام (مجموعۂ مقالات)

''بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام'' دراصل ایک علمی مجموعۂ مقالات ہے جسے ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبداللہ نے مرتب کیا اور اس کا اردو ترجمہ محمد مشتاق احمد نے کیا۔ یہ کتاب International Committee of the Red Cross (ICRC)، اسلام آباد کی جانب سے 2012ء میں شائع کی گئی۔ اس مجموعے میں اسلامی قانونِ جنگ اور جدید بین الاقوامی قانونِ انسانیت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات شامل ہیں۔ کتاب میں جنگی قیدیوں کے حقوق، مسلح تصادم کے متاثرین کے تحفظ، جنگی کارروائیوں کے اخلاقی اصول اور اسلامی آدابِ قتال جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ مصنفین نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی فقہ میں جنگ کو اخلاقی حدود کے اندر محدود رکھنے کے لیے واضح اصول موجود ہیں، جن میں غیر جنگجو افراد، خواتین، بچوں اور مذہبی شخصیات کے تحفظ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔[16]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ یہ واضح کرتی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں جنگ کے دوران شہری آبادی کے تحفظ کو بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی اصول جدید بین الاقوامی انسانی قانون اور شہری دفاعی نظام کے بنیادی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

خطباتِ بہاولپور: اسلام کا قانونِ بین الممالک

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی تصنیف خطباتِ بہاولپور: اسلام کا قانونِ بین الممالک اسلامی بین الاقوامی قانون کے موضوع پر ایک نہایت اہم علمی کاوش ہے۔ یہ کتاب شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے 2007ء میں شائع ہوئی۔ اس تصنیف میں مصنف نے اسلامی قانونِ بین الممالک (Islamic International Law) کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ کتاب میں اسلامی قانون کے تاریخی ارتقا، اس کے مصادر اور جدید بین الاقوامی قانون کے ساتھ اس کے تقابلی پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے خاص طور پر جنگ و امن کے اصولوں، غیر جانبداری کے تصور اور مختلف ریاستوں کے باہمی تعلقات کے حوالے سے اسلامی فقہ کے اصولوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے[17]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ یہ جنگ کے دوران انسانی حقوق اور شہری آبادی کے تحفظ کے اسلامی اصولوں کو واضح کرتی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی قانون میں جنگی حالات میں بھی انسانی وقار اور سماجی نظم کے تحفظ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

عہدِ نبوی میں نظامِ دفاع اور غزوات

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مشہور خطباتِ بہاولپور میں شامل ایک اہم خطبہ ''عہدِ نبوی میں نظامِ دفاع اور غزوات'' کے عنوان سے الگ کتابچے کی صورت میں بھی شائع کیا گیا۔ اس تحریر میں مصنف نے سیرتِ نبوی کے عسکری اور دفاعی پہلوؤں کا تاریخی اور تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اس میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں دفاعی نظام محض عسکری سرگرمی تک محدود نہیں تھا بلکہ اس میں تربیت، نظم، معلوماتی حکمت عملی اور اجتماعی نظم کے مختلف پہلو شامل تھے۔ غزوات کے مختلف واقعات کے ذریعے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلامی دفاعی حکمت عملی میں نظم و ضبط اور احتیاطی تدابیر کو بنیادی اہمیت دی جاتی تھی۔[18]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحریر اس لیے اہم ہے کہ سیرتِ نبوی میں اختیار کیے گئے دفاعی اقدامات اجتماعی سلامتی اور عوامی نظم کے تحفظ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ یہی اصول جدید شہری دفاعی نظام کے بنیادی مقاصد سے مطابقت رکھتے ہیں۔

فقہ السیرۃ، عسکریات اور فکری لٹریچر

اسلام کا نظریۂ جنگ

مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریر ''اسلام کا نظریۂ جنگ'' اسلامی فکر میں جنگ اور امن کے اصولوں کو واضح کرنے والی اہم علمی تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے قرآن و سنت اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں جنگ کے اخلاقی اصولوں اور اس کے حدود و قیود کو واضح کیا

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ہے۔ مولانا آزاد کے نزدیک اسلام میں جنگ کا تصور کسی جارحانہ نظریے پر مبنی نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے، انصاف کے قیام اور انسانی آزادی کے تحفظ کے لیے ایک ناگزیر تدبیر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

مصنف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلام نے جنگ کو ایک اخلاقی دائرے میں محدود کیا ہے اور اس کے دوران غیر جنگجو افراد کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیا ہے۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات میں خواتین، بچوں اور عام شہریوں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے اور جنگ کو غیر ضروری تباہی کا ذریعہ بنانے کی اجازت نہیں دی گئی۔[19] اس طرح اسلامی جنگی نظریہ دراصل انسانی جانوں کے تحفظ اور معاشرتی استحکام کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ اصول اس لیے اہم ہیں کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی جنگی یا ہنگامی حالات میں شہری آبادی کے تحفظ اور انسانی نقصان کو کم سے کم کرنا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے مولانا آزاد کی یہ تصنیف اسلامی جنگی اخلاقیات اور شہری دفاع کے اصولوں کے درمیان ایک واضح فکری ربط کو ظاہر کرتی ہے۔

اسلامی طریقِ جنگ

میجر جنرل محمد اکبر خان کی ایک اور اہم تصنیف ''اسلامی طریقِ جنگ'' اسلامی عسکری فکر اور تاریخ جنگ کے موضوع پر ایک جامع مطالعہ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 498 صفحات پر مشتمل ہے اور فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور سے 1959ء میں جامعہ ہمدرد دہلی کے تعاون سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں اسلامی جنگی اصولوں کو تاریخی، اخلاقی اور عسکری تناظر میں بیان کیا ہے۔ کتاب میں مصنف نے اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار خصوصاً خلافتِ راشدہ، اموی اور عباسی عہد کے عسکری نظم و نسق اور جنگی حکمتِ عملی کا جائزہ لیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سلجوقی سلاطین، سلطان محمود غزنوی اور سلطنتِ عثمانیہ کے عسکری نظم کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ کیا انسانی تہذیب کے ارتقا کے باوجود جنگ کو ہمیشہ کے لیے ختم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔[20]

مصنف کے مطابق اسلامی تعلیمات میں جنگ کا مقصد محض عسکری غلبہ حاصل کرنا نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے اور امن کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔ اسی لیے اسلامی جنگی اصولوں میں غیر جنگجو افراد، عبادت گاہوں اور شہری آبادی کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ شہری دفاع کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ اسلامی عسکری اصولوں کے انسانی اور اخلاقی پہلو کو واضح کرتی ہے، جو جدید شہری دفاعی فلسفے کے بنیادی مقاصد خصوصاً انسانی جان و مال کے تحفظ سے ہم آہنگ ہیں۔

اسلام کا نظامِ امن و جنگ

ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی تصنیف ''اسلام کا نظام امن و جنگ'' دراصل ایک مختصر مگر جامع علمی رسالہ ہے جس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امن اور جنگ کے اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ رسالہ 72 صفحات پر مشتمل ہے جسے مولانا عبدالحلیم فلاحی نے اردو زبان میں ترجمہ کیا اور مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی نے 2016ء میں شائع کیا۔ مصنف نے نہایت سادہ اور واضح انداز میں یہ بیان کیا ہے کہ اسلام کا بنیادی مزاج امن، عدل اور انسانی احترام پر مبنی ہے، جبکہ جنگ کو صرف ناگزیر حالات میں دفاعی ضرورت کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں اسلامی جنگی اخلاقیات، دشمن کے ساتھ معاملہ کرنے کے اصول اور جنگ کے دوران انسانی حدود کی پاسداری جیسے موضوعات کو مختصر مگر مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

مصنف کے نزدیک اسلام میں جنگ بذاتِ خود کوئی مطلوب شے نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے اور انسانی آزادی کے تحفظ کا ایک آخری ذریعہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات میں اصل ترجیح امن کے قیام اور انسانیت کے تحفظ کو حاصل ہے۔[21] یہ تصور جدید شہری دفاع کے اصولوں سے بھی ہم آہنگ ہے، کیونکہ شہری دفاع کا مقصد بھی جنگ یا ہنگامی حالات میں انسانی جانوں کو محفوظ رکھنا اور معاشرتی نظم کو برقرار رکھنا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ اسلامی نظریۂ امن و جنگ کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ شہری آبادی کے تحفظ کے تصور کو بھی واضح کرتا ہے۔

اسلام کا نظامِ امن و سلامتی

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی کی تصنیف "اسلام کا نظامِ امن و سلامتی" اسلامی تعلیمات میں امن، رواداری اور معاشرتی استحکام کے اصولوں پر ایک مفصل مطالعہ پیش کرتی ہے۔ 223 صفحات پر مشتمل یہ کتاب انصار والسنہ پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ صبر، برداشت، عفو و درگزر اور باہمی رواداری کی روشن مثال ہے۔

کتاب میں متعدد واقعات اور تعلیمات کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام دراصل امن و سلامتی کا دین ہے اور اس کا مقصد انسانی معاشرے میں عدل و توازن کو قائم کرنا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ اسلامی معاشرتی نظام میں امن و سلامتی کا قیام محض نظریاتی بات نہیں بلکہ عملی زندگی میں اس کا واضح اظہار سیرتِ نبوی میں ملتا ہے۔[22] شہری دفاع کے تناظر میں یہ نقطۂ نظر اس لیے اہم ہے کہ کسی بھی معاشرے میں ہنگامی حالات یا جنگی خطرات کے وقت امن و نظم کا قیام بنیادی ضرورت ہوتا ہے۔ سیرتِ نبوی میں بیان کردہ صبر، رواداری اور سماجی تعاون کے اصول دراصل اسی اجتماعی نظم اور شہری تحفظ کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

اسلام اور خدمتِ انسانیت

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف "اسلام اور خدمتِ انسانیت" اسلامی اخلاقیات اور انسانی خدمت کے تصور کو واضح کرنے والی اہم علمی کاوشوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوئی اور اس میں قرآن و سنت کی روشنی میں انسانیت کی خدمت، انسانی جان کے احترام اور معاشرتی ذمہ داری کے اصولوں کو منظم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کا اخلاقی نظام محض عبادات تک محدود نہیں بلکہ اس کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے میں خیر، ہمدردی اور خدمت کے جذبے کو فروغ دینا ہے۔[23]

مصنف کے نزدیک اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کا تحفظ ایک بنیادی قدر ہے جسے قرآن مجید میں غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ اسی تناظر میں قرآن کریم کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ جس نے ایک جان کو بچایا گویا اس نے پوری انسانیت کو بچا لیا۔[24] اس اصول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی جان کا تحفظ ایک اجتماعی ذمہ داری ہے۔ شہری دفاع کے تناظر میں اس تصور کی خاص اہمیت ہے کیونکہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی ہنگامی حالات، آفات یا جنگی خطرات کے دوران انسانی جانوں کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب شہری دفاع کے اخلاقی اور دینی جواز کو سمجھنے کے لیے ایک مضبوط فکری بنیاد فراہم کرتی ہے اور یہ واضح کرتی ہے کہ انسانی جان کے تحفظ کا تصور اسلامی تعلیمات میں بنیادی اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔

استحکامِ مملکت اور بدامنی کا انسداد: تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں

ڈاکٹر حافظ محمود اختر کی تصنیف "استحکامِ مملکت اور بدامنی کا انسداد: تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں" ریاستی نظم اور سماجی امن کے حوالے سے ایک اہم علمی کاوش ہے۔ 147 صفحات پر مشتمل یہ کتاب الائیڈ بک سنٹر لاہور سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں سیرتِ نبوی کی روشنی میں ریاستی استحکام، امن و امان کے قیام اور بدامنی کے انسداد کے اصولوں کو واضح کیا ہے۔ ان کے مطابق مدینہ کی اسلامی ریاست میں نبی کریم ﷺ نے جو نظام قائم فرمایا وہ عدل، قانون کی بالادستی اور عوامی جان و مال کے تحفظ پر مبنی تھا۔ مصنف لکھتے ہیں: "ریاستی استحکام اس وقت ممکن ہوتا ہے جب معاشرے میں عدل و انصاف قائم ہو اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے۔"[25] اس تصور کو شہری دفاع کے تناظر میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ ہنگامی حالات میں ریاستی نظم برقرار رہے، عوام کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے اور معاشرے میں انتشار پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب سیرتِ نبوی کے ریاستی نظم اور جدید شہری دفاع کے اصولوں کے درمیان فکری ہم آہنگی کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسلام اور امن عالم

''اسلام اور امنِ عالم''، مختلف اہلِ علم کے تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے جو ایفا پبلشرز نئی دہلی سے شائع ہوا اور 457 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اسلام کے فلسفۂ امن و جنگ، بین الاقوامی تعلقات اور عالمی امن کے اصولوں پر متعدد علمی مقالات شامل ہیں۔ مصنفین نے قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کا بنیادی پیغام امن، عدل اور انسانی فلاح ہے، جبکہ جنگ کو صرف ناگزیر حالات میں دفاعی تدبیر کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔ اس مجموعے میں شامل ایک مقالہ نگار لکھتے ہیں: ''اسلامی تعلیمات میں جنگ بذاتِ خود کوئی مقصد نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے اور امن و انصاف کے قیام کا ایک ناگزیر ذریعہ ہے۔''[26] اس نظریے کا تعلق شہری دفاع کے تصور سے بھی براہِ راست ہے کیونکہ شہری دفاع بھی جنگ یا آفات کے دوران انسانی جانوں کے تحفظ، معاشرتی نظم کے استحکام اور نقصانات کو کم سے کم کرنے کو اپنا بنیادی ہدف قرار دیتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب اسلامی تعلیمات کے امن پسندانہ اصولوں کو واضح کرتے ہوئے جدید شہری دفاع کے نظریاتی پس منظر کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

امنِ عالم سیرتِ طیبہ کی روشنی میں

حاجی غلام احمد چوہدری کی تصنیف ''امنِ عالم سیرتِ طیبہ کی روشنی میں'' عالمی امن کے تصور کو سیرتِ نبوی کے تناظر میں سمجھنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ 286 صفحات پر مشتمل یہ کتاب اقبال پبلشنگ کمپنی لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں امنِ عالم کی ضرورت و اہمیت، بعثتِ نبوی کے وقت دنیا کی بدامنی کی حالت اور عالمی امن کے قیام کے لیے نبوی تعلیمات جیسے موضوعات شامل ہیں۔

مصنف نے تاریخی شواہد اور سیرتِ نبوی کے واقعات کے ذریعے یہ واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نے ایک ایسے عالمی امن کے تصور کو پیش کیا جس میں انسانیت کے احترام اور عدل و انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مصنف کے مطابق نبی کریم ﷺ کی قیادت میں قائم ہونے والا معاشرتی نظم اس بات کی عملی مثال تھا کہ کس طرح ایک معاشرہ امن، انصاف اور باہمی تعاون کی بنیاد پر ترقی کر سکتا ہے۔[27] شہری دفاع کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ تعلیمات اس امر کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ کسی بھی معاشرے میں امن واستحکام کا قیام دراصل انسانی جان و مال کے تحفظ اور اجتماعی نظم کی مضبوطی سے وابستہ ہے، جو شہری دفاع کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے

اسلام اور قانونِ جنگ و صلح

اسلامی قانونِ جنگ و صلح پر مبنی علمی مطالعہ پر مشتمل یہ کتاب مجید خدوری کی تصنیف Islam and the Law of War and Peace ہے جس کا اردو ترجمہ مولانا غلام رسول مہر نے کیا، جو اسلام اور قانونِ جنگ و صلح کے عنوان سے شائع ہوا۔ یہ کتاب تقریباً 411 صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ معین الادب، لاہور سے 1959ء میں گورنمنٹ اردو لائبریری پٹنہ کے تعاون سے شائع ہوئی۔

اس کتاب میں مصنف نے اسلامی قانون کے بنیادی مصادر، نظریۂ حکومت اور قانونِ جنگ و صلح کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ مصنف کے مطابق اسلامی قانونِ جنگ بنیادی طور پر عدل، نظم اور انسانی احترام کے اصولوں پر قائم ہے۔[28] اس کتاب میں معاہدات، سفارتی تعلقات، تجارتی روابط اور تنازعات کے حل کے طریقوں کو بھی اسلامی قانون کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔

مصنف کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ اسلامی قانونِ جنگ کو اکثر مغربی مفکرین نے غلط انداز میں پیش کیا ہے، حالانکہ اسلامی فقہ میں جنگ کے واضح اخلاقی اور قانونی ضابطے موجود ہیں۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ اس میں جنگ کے دوران غیر جنگجو افراد کے تحفظ اور امن کے قیام کے اصولوں کو واضح کیا گیا ہے، جو جدید بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور شہری دفاعی فلسفے سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ''اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ'' اسلامی قانون میں اقلیتوں کے حقوق کے موضوع پر ایک اہم علمی تصنیف ہے۔ یہ کتاب تقریباً 113 صفحات پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے اگست 2010ء میں شائع ہوئی۔

مصنف نے اس کتاب میں قرآن و حدیث اور اسلامی فقہ کی روشنی میں اس اصول کو واضح کیا ہے کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے جان و مال، عبادت گاہوں اور مذہبی آزادی کا تحفظ ایک بنیادی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ کتاب میں تاریخی مثالوں کے ذریعے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تاریخ میں غیر مسلم شہریوں کو نہ صرف مذہبی آزادی حاصل تھی بلکہ ان کی عبادت گاہوں اور سماجی حقوق کا بھی تحفظ کیا جاتا تھا۔[29]
شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد کسی بھی ریاست میں رہنے والے تمام شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اقلیتوں کے تحفظ کے اصول اس تصور کو ایک مضبوط اخلاقی اور قانونی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

اسلام میں محبت اور عدم تشدد

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف ''اسلام میں محبت اور عدم تشدد'' اسلامی اخلاقیات اور امن کے تصور پر ایک تفصیلی مطالعہ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 280 صفحات پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے جون 2015ء میں شائع ہوئی۔

کتاب میں مصنف نے سیرتِ نبوی کی روشنی میں محبت، رحمت اور رواداری کے اصولوں کو بیان کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلام میں انسانی جان و مال کے احترام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مصنف نے دہشت گردی، انتہا پسندی اور تشدد کے مختلف مظاہر کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ یہ تمام رویے اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔[30]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ معاشرتی امن اور انسانی احترام شہری دفاعی نظام کی بنیادی شرط ہیں۔ جب معاشرے میں عدم تشدد اور باہمی احترام کا ماحول قائم ہو تو بحران اور آفات کے مواقع پر اجتماعی تعاون اور امدادی سرگرمیوں کو منظم کرنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اسلام میں انسانی حقوق

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ضخیم تصنیف ''اسلام میں انسانی حقوق'' انسانی حقوق کے اسلامی تصور پر ایک جامع علمی مطالعہ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 704 صفحات پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے اپریل 2004ء میں شائع ہوئی۔

مصنف نے اس کتاب میں انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں جیسے معاشرتی حقوق، اقلیتوں کے حقوق، معاشی انصاف اور سیاسی آزادی کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ کتاب میں خطبۂ حجۃ الوداع، میثاقِ مدینہ اور دیگر تاریخی دستاویزات کو انسانی حقوق کی اہم مثالوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔[31]

شہری دفاع کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت اس بات میں ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی انسانی جان، مال اور عزت کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کے اصول اس تصور کو نظریاتی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

اسلام دینِ امن و رحمت

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ایک اور اہم تصنیف ''اسلام دینِ امن و رحمت'' اسلامی تعلیمات میں امن، رحمت اور انسانی ہمدردی کے تصور کو واضح کرتی ہے۔ یہ کتاب تقریباً 686 صفحات پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے جون 2017ء میں شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں سیرتِ نبوی کی روشنی میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں رحمت، عدل اور انسانی ہمدردی کو بنیادی اہمیت

حاصل ہے۔ کتاب میں مختلف طبقات ـــــ خصوصاً کمزور افراد، اقلیتوں اور عام شہریوں ـــــ کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کے تحفظ کے اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔[32]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ معاشرتی امن اور انسانی احترام کسی بھی دفاعی اور حفاظتی نظام کی بنیاد ہوتے ہیں۔ جب معاشرے میں رحمت اور عدل کا ماحول قائم ہو تو شہری دفاعی ادارے بھی زیادہ مؤثر انداز میں انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے کام کر سکتے ہیں۔

انسانی تحفظ اور جدید جنگیں

روبینہ اختر کی اس کتاب میں جدید جنگوں کو شہری علاقوں تک محدود ہو جانے والا عمل قرار دیا گیا ہے، جہاں عام شہری نہ صرف متاثر ہوتے ہیں بلکہ اکثر جنگ کا براہِ راست ہدف بھی بن جاتے ہیں۔ مصنفہ نے پناہ گزینوں، داخلی نقل مکانی اور شہری انفراسٹرکچر کی تباہی کو انسانی تحفظ کے بنیادی چیلنجز کے طور پر پیش کیا ہے۔ کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسانی تحفظ کو صرف جنگ کے بعد امدادی سرگرمیوں تک محدود کرنا کافی ہے، بلکہ جنگ کے دوران شہری آبادی کو منظم تحفظ فراہم کرنا ناگزیر ہو چکا ہے۔[33]

یہ تصور شہری دفاع کے دائرۂ کار کو وسعت دیتا ہے، کیونکہ شہری دفاع ہی وہ نظام ہے جو جنگ کے دوران شہری آبادی کے تحفظ، انخلاء، طبّی امداد اور بنیادی سہولیات کی بقا کو ممکن بناتا ہے۔

اسلام اور اس کا آئین

غلام محمد کی تصنیف ''اسلام اور اس کا آئین'' اسلامی ریاستی نظام اور اس کے قانونی و عسکری اصولوں کے مطالعے میں ایک اہم کتاب ہے۔ یہ کتاب تقریباً 260 صفحات پر مشتمل ہے اور جمال پرنٹنگ پریس، دہلی سے 1970ء میں ادارہ ادبیاتِ اردو حیدرآباد کے تعاون سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں اسلامی ریاست کے قانونی اور سیاسی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ جنگی حالات میں ریاستی اقدامات اور دفاعی اصولوں پر بھی بحث کی ہے۔ کتاب میں جنگی وسائل، قتال کے ضابطے، فتنہ و فساد کے سدباب اور محاصرہ جیسے موضوعات پر تاریخی اور فقہی حوالوں کے ساتھ گفتگو کی گئی ہے[34]۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تصنیف اس لیے اہم ہے کہ اس میں اسلامی ریاستی نظم کے تحت دفاعی اقدامات اور اجتماعی سلامتی کے اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ اصول اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسلامی ریاست میں دفاع کا مقصد صرف عسکری غلبہ نہیں بلکہ معاشرتی نظم اور شہری آبادی کے تحفظ کو برقرار رکھنا بھی ہے۔

ایامِ حرب: غزوات الرسول پر ایک جامع مطالعہ

افتخار احمد افتخار کی مرتب کردہ ایک تحقیقی تصنیف ہے جس میں سیرتِ نبوی کے جنگی واقعات کو منظم انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور مجموعی طور پر تقریباً 307 صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے پہلی جلد میں 12 غزوات جبکہ دوسری جلد میں 17 غزواتِ رسول کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق یہ کتاب ابھی تک باقاعدہ طور پر شائع نہیں ہوئی بلکہ PDF شکل میں کتاب وسنت ویب سائٹ پر دستیاب ہے، اس لیے اس کی طباعتی ببلیوگرافی محدود ہے۔

کتاب میں مصنف نے غزواتِ نبوی کے تاریخی پس منظر، جنگی حکمت عملی اور ان کے اخلاقی اصولوں کو بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ عہد نبوی کی جنگیں بنیادی طور پر دفاعی نوعیت کی تھیں اور ان میں شہری آبادی کو نقصان پہنچانے سے اجتناب کیا گیا۔ مصنف کے مطابق غزواتِ نبوی میں قیادت، نظم وضبط اور اخلاقی حدود کی پابندی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔[35]

شہری دفاع کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت اس لیے ہے کہ یہ عہد نبوی کی جنگی حکمت عملی کے ان پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے جن میں دفاعی تیاری، اطلاعاتی نظم اور اجتماعی حفاظت جیسے عناصر شامل ہیں۔ ان اصولوں کا مطالعہ جدید شہری دفاعی نظام کے لیے تاریخی اور فکری بنیاد فراہم کرتا ہے، کیونکہ شہری دفاع بھی اسی اصول پر قائم ہے کہ جنگی یا ہنگامی حالات میں شہری آبادی کو محفوظ رکھا جائے اور معاشرتی استحکام برقرار رہے۔

بدر سے تبوک تک

ڈاکٹر عبداللہ قاضی کی تصنیف "بدر سے تبوک تک" عہدِ نبوی کے اہم غزوات کے تاریخی اور فکری مطالعے پر مبنی ایک اردو کتاب ہے جسے مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور نے اپریل 1994ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب تقریباً 282 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں بدر سے لے کر تبوک تک پیش آنے والے اہم غزواتِ نبوی کا تاریخی اور تجزیاتی بیان ملتا ہے۔ مصنف نے ان جنگی واقعات کو محض تاریخی واقعات کے طور پر نہیں بلکہ اسلامی اخلاقیات، دفاعی حکمتِ عملی اور اجتماعی نظم کے تناظر میں بھی بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔[36]

کتاب میں غزواتِ نبوی کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے مصنف اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اسلامی جنگی نظام کا مقصد محض عسکری برتری حاصل کرنا نہیں بلکہ ظلم و عدوان کو روکنا اور دین و معاشرے کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اسی تناظر میں مصنف لکھتے ہیں کہ غزواتِ نبوی دراصل ایک ایسے دفاعی نظام کی مثال ہیں جس میں معاشرے کی بقا، شہری نظم اور اجتماعی سلامتی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

شہری دفاع کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت اس لیے نمایاں ہے کہ اس میں عہد نبوی کی جنگی حکمت عملی کے مختلف پہلو جیسے پیش بندی، دفاعی تیاری، انخلاء کی تدابیر اور اجتماعی نظم واضح ہوتے ہیں۔ یہ عناصر جدید شہری دفاعی نظام کے بنیادی اصولوں سے قریب تر ہیں کیونکہ شہری دفاع کا مقصد بھی یہی ہے کہ خطرات کے وقت شہری آبادی کو محفوظ رکھا جائے اور معاشرتی نقصان کو کم سے کم کیا جائے۔

تنظیمِ مابعد جنگ

انور اقبال قریشی کا مختصر رسالہ تنظیم مابعد جنگ جنگ کے بعد معاشرتی اور انتظامی بحالی کے موضوع پر ایک اہم تحریر ہے۔ یہ رسالہ تقریباً 33 صفحات پر مشتمل ہے اور بنیادی طور پر جنگ کے بعد بنیادی خدمات کی بحالی اور ریاستی انتظامات کی تنظیم کے حوالے سے لکھا گیا۔ مصنف نے اس رسالے میں اس بات پر زور دیا ہے کہ جنگ کے بعد معاشرتی استحکام کے لیے بنیادی خدمات جیسے صحت، رہائش، خوراک اور عوامی نظم کی بحالی ضروری ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ریاستی اداروں اور سماجی تنظیموں کو منظم انداز میں کام کرنا چاہیے۔[37] شہری دفاع کے تناظر میں یہ رسالہ اس لیے اہم ہے کہ جدید شہری دفاعی نظام صرف جنگ کے دوران اقدامات تک محدود نہیں بلکہ جنگ یا آفات کے بعد بحالی (Recovery) اور تعمیر نو کے مراحل کو بھی شامل کرتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ شہری دفاع کے بعد از بحران (Post-disaster management) پہلو کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

جنگ و امن کا تصور: اسلام و عیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں

اسلام اور عیسائیت میں جنگ و امن کے تصورات کے تقابلی مطالعے پر ڈاکٹر ریحان اختر قاسمی کی کتاب "جنگ و امن کا تصور: اسلام و عیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں" ایک اہم علمی کاوش ہے۔ یہ کتاب 271 صفحات پر مشتمل ہے اور Educational Book House، علی گڑھ سے 2014ء میں دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ کے تعاون سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں اسلام اور عیسائیت دونوں مذاہب میں جنگ اور امن کے نظریات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ کتاب میں بعثتِ نبوی سے قبل جنگی تصورات، اسلامی قانونِ جنگ کی معنویت اور جہاد کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مصنف نے عیسائی روایت میں جنگ اور امن کے نظریات کا بھی تجزیہ کیا ہے تاکہ دونوں مذہبی نظاموں کے درمیان مماثلت اور اختلاف کو واضح کیا جا سکے۔[38]

شہری دفاع کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ جنگ اور امن کے اخلاقی اصولوں کو مذہبی تعلیمات کے تناظر میں سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ خصوصاً اسلامی تعلیمات میں جنگ کو محدود اور ضابطہ بند رکھنے کے اصول شہری آبادی کے تحفظ کے تصور سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں، جو جدید شہری دفاع اور بین الاقوامی انسانی قانون کے بنیادی مقاصد سے قریب ہیں۔

حدیثِ دفاع

یہ کتاب بھی میجر جنرل محمد اکبر خان کی تصنیف ہے، جس میں دفاع کے تصور کو براہِ راست اسلامی تاریخ اور سیرتِ نبوی ﷺ سے جوڑا گیا ہے۔ مصنف نے نبی کریم ﷺ کی دفاعی حکمتِ عملی، غزوات اور ریاستی فیصلوں کو ایک اخلاقی اور اصولی نظام کے طور پر پیش کیا ہے، نہ کہ محض عسکری کامیابیوں کے طور پر۔ شہری دفاع کے حوالے سے یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ اس میں جنگ کو محدود، ضابطہ بند اور انسانی اقدار کا پابند عمل قرار دیا گیا ہے۔ فقہُ السیرۃ کی یہی روح جدید شہری دفاع کے اس اصول میں جھلکتی ہے جس کے تحت غیر محارب شہریوں کا تحفظ اور شہری نقصان کو کم سے کم رکھنا بنیادی مقصد سمجھا جاتا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دفاعی اقدامات میں ہمیشہ انسانی جان کے احترام اور اخلاقی حدود کی پاسداری کو مقدم رکھا۔[39]

جنگ زدہ ممالک

مولوی میر احسن کی کتاب ''جنگ زدہ ممالک'' دوسری جنگِ عظیم کے پس منظر میں تحریر کی گئی ایک اہم تاریخی تصنیف ہے۔ یہ کتاب تقریباً 258 صفحات پر مشتمل ہے اور ادارہ ادبِ جدید، حیدر آباد نے جامعہ ہمدرد دہلی کے تعاون سے 1942ء میں شائع کی۔ اس کتاب میں مصنف نے ان ممالک کی تفصیلی صورتحال بیان کی ہے جو جنگ کی تباہ کاریوں کا شکار ہوئے، جن میں ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، سوئٹزرلینڈ، رومانیہ، یونان، روس، مصر، عراق، ایران، برما، چین اور جاپان سمیت دیگر خطے شامل ہیں۔ مصنف نے ان ممالک میں جنگ کے نتیجے میں ہونے والی تباہیوں، انسانی نقصانات اور سماجی بحرانوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔[40]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ یہ جنگ کے تباہ کن اثرات کو تاریخی مثالوں کے ذریعے واضح کرتی ہے۔ جنگی تباہیوں کی یہ تصویر اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ شہری آبادی کے تحفظ اور انسانی جان و مال کے بچاؤ کے لیے منظم شہری دفاعی نظام کس قدر ضروری ہے۔

جنگ اور انسانی جان

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ کتاب منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور سے 2010 میں شائع ہوئی، یہ کتاب جدید جنگوں کے تناظر میں انسانی جان کو بنیادی متاثرہ عنصر کے طور پر پیش کرتی ہے اور یہ واضح کرتی ہے کہ جنگ کا اصل بوجھ عسکری محاذ سے زیادہ شہری زندگی پر منتقل ہو چکا ہے۔ مصنف جنگ کو ایک ایسے عمل کے طور پر دیکھتے ہیں جو ریاستی اہداف سے آگے بڑھ کر عام انسان کی جسمانی، نفسیاتی اور معاشرتی سلامتی کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ مصنف کے بیان کا مفہوم یہ ہے کہ جب جنگ شہری آبادی کو غیر محفوظ بنا دے تو ریاستی نظام کی اصل آزمائش شروع ہوتی ہے، کیونکہ اسی مقام پر شہری تحفظ اور انسانی سلامتی کے عملی انتظامات ناگزیر ہو جاتے ہیں[41]۔ اس نکتے سے شہری دفاع کا تصور براہِ راست جڑتا ہے، کیونکہ شہری دفاع وہ واحد ریاستی و سماجی نظام ہے جو جنگی حالات میں انسانی جان کو فوری، منظم اور عملی تحفظ فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یوں یہ کتاب شہری دفاع کی ضرورت کو ایک اخلاقی مطالبے کے بجائے ایک عملی ریاستی تقاضے کے طور پر نمایاں کرتی ہے۔

جنگ اور امن

ابوالاعلیٰ مودودی کی یہ کتاب ادارہ ترجمان القرآن، لاہور سے 1967 میں شائع ہوئی، اس کتاب میں جنگ اور امن کو محض نظری تصورات کے طور پر نہیں بلکہ عملی سماجی حقائق کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ مصنف کے مطابق جنگ کا پھیلاؤ ہمیشہ شہری نظم، امنِ عامہ اور انسانی تحفظ کو کمزور کرتا ہے، جبکہ امن کی بحالی ہی شہری زندگی کے استحکام کی بنیاد بنتی ہے۔ کتاب کے متن کا مفہوم یہ ہے کہ جنگ اگر ناگزیر بھی ہو تو اس کے اثرات کو شہری آبادی تک پھیلنے سے روکنا ریاستی ذمہ داری ہے، کیونکہ غیر محدود جنگ شہری دفاعی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتی ہے[42]۔

یہاں شہری دفاع بطور عملی پل سامنے آتا ہے جو جنگ اور امن کے درمیان انسانی تحفظ کے تسلسل کو برقرار رکھتا ہے۔ شہری دفاعی ادارے جنگ کے دوران بھی شہری زندگی کے بنیادی ڈھانچے کو فعال رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی پہلو اس کتاب کے نظری مباحث کو عملی دائرے سے جوڑ دیتا ہے۔

جنگ زدہ معاشرہ

محمد سلیم کی یہ کتاب نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد سے، 2005 میں شائع ہوئی، یہ کتاب جنگ کے بعد کے معاشرتی اثرات کا تجزیہ پیش کرتی ہے اور شہری آبادی کو جنگ زدہ معاشرے کا سب سے کمزور مگر سب سے زیادہ متاثرہ عنصر قرار دیتی ہے۔ مصنف نے بے گھری، معاشی زوال، تعلیمی تعطل اور سماجی انتشار کو جنگ کے ناگزیر نتائج کے طور پر بیان کیا ہے۔ مصنف کے تجزیے کا مفہوم یہ ہے کہ جنگ کے دوران اور بعد میں شہری آبادی کے لیے تحفظاتی انتظامات نہ ہوں تو معاشرہ طویل مدت تک عدم استحکام کا شکار رہتا ہے۔[43]

یہاں شہری دفاع محض ہنگامی ردِ عمل تک محدود نہیں رہتا بلکہ جنگ کے بعد معاشرتی بحالی کے عمل سے بھی جڑ جاتا ہے۔ اس کتاب کے مباحث اس حقیقت کو تقویت دیتے ہیں کہ شہری دفاعی منصوبہ بندی اگر پہلے سے موجود ہو تو جنگ زدہ معاشرے کے بکھراؤ کو کم کیا جا سکتا ہے۔

خونِ مسلم کی حرمت

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا مختصر رسالہ "خونِ مسلم کی حرمت" انسانی جان کے تقدس کے موضوع پر ایک اہم تحریر ہے۔ یہ رسالہ تقریباً 68 صفحات پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے اگست 2010ء میں شائع ہوا۔ اس رسالے میں مصنف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں انسانی جان کے احترام کو اسلامی تعلیمات کا بنیادی اصول قرار دیا ہے۔ مصنف کے مطابق کسی بھی انسان کی جان کا ناحق قتل اسلامی تعلیمات میں ایک سنگین جرم ہے اور اس کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔[44]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ رسالہ اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی انسانی جانوں کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں جان کے تقدس کا تصور اس مقصد کو ایک مضبوط دینی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

جنگ، خوف اور شہری زندگی

خالد محمود کی یہ کتاب جنگ کے نفسیاتی اثرات کو شہری زندگی کے تناظر میں بیان کرتی ہے اور خوف کو جنگ کا سب سے دیرپا اور خاموش نتیجہ قرار دیتی ہے۔ مصنف کے مطابق مسلسل خطرے کا احساس شہری زندگی کے معمولات، سماجی روابط اور ذہنی صحت کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ مصنف کے بیان کا مفہوم یہ ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد بھی خوف شہری معاشرے میں باقی رہتا ہے، اور اگر ریاستی سطح پر شہری تحفظ کے اقدامات نظر نہ آئیں تو عدم تحفظ کا احساس مزید گہرا ہو جاتا ہے۔[45]

یہاں شہری دفاع کا کردار نفسیاتی سطح پر بھی نمایاں ہوتا ہے، کیونکہ مؤثر شہری دفاعی انتظامات شہریوں میں تحفظ کے احساس کو بحال کرنے میں مدد دیتے ہیں، جو معاشرتی استحکام کے لیے بنیادی شرط ہے۔

دفاع کے لیے تعمیر و ترقی

یہ مختصر مگر فکری طور پر گہرا رسالہ جواہر لعل نہرو کی تصنیف ہے، جس میں دفاع اور قومی ترقی کے باہمی تعلق پر گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف کے نزدیک دفاعی صلاحیت محض عسکری طاقت سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ معاشی استحکام، سماجی ترقی اور صنعتی مضبوطی اس کی بنیاد بنتے ہیں۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس تصور کو واضح کرتی ہے کہ شہری آبادی کا استحکام، روزمرہ زندگی کا نظم اور سماجی ڈھانچے کی مضبوطی خود ایک دفاعی قوت ہے۔ فقہُ السیرۃ کے زاویے سے یہ تصور اس اصول سے ہم آہنگ دکھائی دیتا ہے کہ ریاست کی اصل طاقت اس کی رعایا کے تحفظ اور فلاح میں مضمر ہوتی ہے، جیسا کہ ریاستِ مدینہ میں نظر آتا ہے۔ مصنف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دفاعی کمزوری دراصل سماجی اور معاشی کمزوری کا نتیجہ ہوتی ہے۔[46]

دہشت گردی اور فتنۂ خوارج

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معروف اور مفصل تصنیف ''دہشت گردی اور فتنۂ خوارج'' منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے 2010 میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے ابواب و فصول کی فہرست سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کام دہشت گردی، بغاوت، خوارج کے نظریات، ائمہ اربعہ اور دیگر اکابر کے فتاویٰ، اور عصرِ حاضر کے دہشت گردانہ رجحانات کے شرعی ردّ پر مبنی ایک جامع علمی ماخذ ہے۔

لٹریچر ریویو میں اس کتاب کی اصل افادیت یہ ہے کہ یہ داخلی سلامتی، ریاستی نظم اور شہری آبادی کے تحفظ کو ایک فقہی و اعتقادی تناظر میں رکھتی ہے۔ شہری دفاع کے موجودہ مباحث میں دہشت گردی محض فوجداری جرم نہیں بلکہ شہری زندگی، عوامی تحفظ، مذہبی آزادی، عبادت گاہوں، غیر مسلم شہریوں اور ریاستی استحکام کے خلاف ایک ہمہ جہت خطرہ ہے۔ یہ کتاب اسی نکتے کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں واضح کرتی ہے کہ اجتماعی نظم کے خلاف مسلح بغاوت، بے گناہ افراد کا قتل، اور عام شہریوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنا شریعت کی رُو سے سخت ممنوع ہے۔[47] اس اعتبار سے یہ تصنیف شہری دفاع کے اس داخلی پہلو کو مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے جس میں معاشرے کو عسکری حملے ہی نہیں بلکہ دہشت گردی، مسلح شورش اور انتہا پسند تشدد سے بھی محفوظ رکھنا شامل ہے۔ یوں یہ ماخذ شہری دفاع کے فقہی، اخلاقی اور ریاستی جواز کو ایک مؤثر علمی بنیاد مہیا کرتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا نظامِ جاسوسی

پروفیسر محمد صدیق قریشی کی تصنیف ''رسول اکرم ﷺ کا نظامِ جاسوسی'' سیرتِ نبوی کے عسکری و انتظامی پہلوؤں میں سے ایک اہم شعبے یعنی اطلاعاتی نظم (Intelligence System) پر مفصل بحث پیش کرتی ہے۔ 247 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، لاہور و کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف نے سیرت کے مختلف واقعات اور غزوات کے تناظر میں یہ واضح کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دشمن کی نقل و حرکت، اس کی عسکری قوت اور ممکنہ منصوبوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک منظم اطلاعاتی نظام قائم فرمایا تھا۔ تاہم اس نظام کی بنیاد محض جنگی برتری پر نہیں بلکہ مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ اور اجتماعی سلامتی پر تھی۔ اس حوالے سے مصنف لکھتے ہیں: ''رسول اکرم ﷺ نے دشمن کے حالات اور نقل و حرکت سے باخبر رہنے کے لیے مختلف ذرائع اختیار فرمائے تاکہ مسلمانوں کو ممکنہ خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے اور جنگی حالات میں بروقت فیصلہ کیا جا سکے۔''[48] اس تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ عہدِ نبوی میں خطرات کی پیشگی نشاندہی اور معلوماتی تیاری کو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی۔ یہی اصول جدید شہری دفاع کے نظام میں بھی بنیادی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ شہری دفاع کا ایک اہم مقصد ممکنہ خطرات کی بروقت شناخت اور شہری آبادی کو ان کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے پیشگی اقدامات کرنا ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملیاں

عبدالباری ایم اے کی تصنیف ''رسولِ کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملیاں'' سیرتِ نبوی کے عسکری پہلوؤں پر ایک اہم تحقیقی مطالعہ ہے۔ 214 صفحات پر مشتمل یہ کتاب الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب لاہور نے 1986ء میں شائع کی۔ مصنف نے مختلف غزوات کے پس منظر، ان کے مراحل اور ان میں اختیار کی گئی جنگی تدابیر کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے میدانِ جنگ کی جغرافیائی صورتِ حال کو واضح کرنے کے لیے نقشوں اور عملی توضیحات کا سہارا لیا ہے جس سے قاری کو معرکوں کی حکمتِ عملی بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ مصنف کے مطابق نبی کریم ﷺ کی عسکری قیادت کا بنیادی مقصد محض عسکری غلبہ حاصل کرنا نہیں بلکہ حالات کے مطابق حکمت و تدبیر اختیار کرتے ہوئے انسانی جانوں کے نقصان کو کم سے کم رکھنا تھا۔ اس حوالے سے مصنف لکھتے ہیں: ''غزواتِ نبوی کا مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہر مرحلے پر حالات، جغرافیائی حقائق اور دشمن کی قوت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکمت و تدبیر سے کام لیا۔''[49] اس تجزیے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی جنگی حکمتِ عملی میں احتیاط، منصوبہ بندی اور انسانی جانوں کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ یہی اصول جدید شہری دفاع کے تصور سے بھی مطابقت رکھتے ہیں، کیونکہ شہری دفاع کا مقصد بھی ہنگامی حالات میں شہری آبادی کو نقصان سے بچانا اور ممکنہ تباہی کے اثرات کو کم کرنا ہوتا ہے۔

رحمت للعالمین کے اصولِ جنگ

خاور رشید بٹ کی تحریر ''رحمت للعالمین کے اصولِ جنگ'' ایک مختصر مگر موضوعی مطالعہ ہے جسے ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتابچہ تقریباً 58 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں عہد نبوی کی جنگوں کے مقاصد اور اسلامی جنگی اخلاقیات پر مختصر مگر جامع بحث کی گئی ہے۔ مصنف نے قرآن و حدیث اور سیرتِ نبوی کے حوالوں سے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں جنگ کو ہمیشہ اخلاقی اور انسانی حدود کے تابع رکھا گیا ہے۔ مصنف اس حقیقت پر زور دیتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی جنگی حکمت عملی کا بنیادی مقصد ظلم اور فساد کو روکنا اور انسانی معاشرے کو امن فراہم کرنا تھا۔ اسی لیے اسلامی جنگی اصولوں میں غیر جنگجو افراد، عورتوں، بچوں اور عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔[50]

شہری دفاع کے تناظر میں اس کتابچے کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ اسلامی جنگی اخلاقیات کو انسانی تحفظ کے اصولوں کے ساتھ جوڑتا ہے۔ جب جنگ کو اخلاقی حدود کے اندر رکھا جاتا ہے اور انسانی جان کے احترام کو بنیادی اصول قرار دیا جاتا ہے تو شہری دفاع جیسے ادارے اسی مقصد کو عملی شکل دیتے ہیں۔ اس طرح عہد نبوی کے جنگی اصول شہری دفاع کے اخلاقی اور نظریاتی جواز کو مضبوط بناتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کا نظامِ امنِ عالم

مجاہد الحسینی کی تصنیف ''رسول اللہ ﷺ کا نظامِ امنِ عالم'' سیرتِ نبوی کے عالمی امن سے متعلق پہلوؤں پر ایک جامع مطالعہ ہے۔ 346 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سیرت مرکز فیصل آباد نے 2007ء میں شائع کی۔ مصنف نے قرآن و حدیث اور تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا بنیادی مقصد انسانی معاشرے میں امن و انصاف کو فروغ دینا تھا۔

کتاب میں تنصیبِ حجرِ اسود کا واقعہ، یہودیوں کے ساتھ حسنِ سلوک، غیر مسلموں کے حقوق، خطبہ حجۃ الوداع میں بیان کردہ انسانی حقوق کے اصول اور بیت المقدس و فلسطین کے مسئلے جیسے اہم موضوعات پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے طرزِ عمل سے یہ ثابت کیا کہ حقیقی امن صرف انصاف، مساوات اور انسانی وقار کے احترام سے قائم ہو سکتا ہے۔[51] شہری دفاع کے نقطۂ نظر سے یہ تصور اس لیے اہم ہے کہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی معاشرے میں انسانی جان و مال کے تحفظ اور امن کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔

رسول اکرم ﷺ پیغمبرِ امن و سلامتی

مفتی محمد شفیع کا رسالہ ''رسول اکرم ﷺ پیغمبرِ امن و سلامتی'' ان کے ایک مختصر مگر مؤثر خطاب پر مشتمل ہے جو 45 صفحات پر مشتمل کتابچے کی صورت میں دعوہ اکیڈمی لاہور سے شائع ہوا۔ اس رسالے میں مصنف نے نہایت سادہ اور مؤثر انداز میں یہ واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شخصیت دراصل امن، رحم اور انسان دوستی کا عملی نمونہ تھی۔

مصنف کے مطابق نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات اور عملی زندگی کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ اسلام کا بنیادی پیغام انسانوں کے درمیان امن اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ سیرتِ نبوی میں دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و احسان کا جو رویہ ملتا ہے وہ انسانی تاریخ میں ایک منفرد مثال ہے۔[52] شہری دفاع کے تناظر میں یہ تعلیمات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ کسی بھی معاشرے میں امن کا قیام اور انسانی جانوں کا تحفظ ایک بنیادی اخلاقی اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔

شہری آبادی اور مسلح تنازعات

آصف اقبال کی تصنیف کردہ یہ کتاب سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور سے 2016 میں شائع ہوئی، یہ کتاب جدید مسلح تنازعات میں شہری آبادی کی مرکزی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے۔ مصنف نے شہری علاقوں میں ہونے والی لڑائیوں کو جدید جنگ کی نمایاں علامت قرار دیا ہے، جہاں عام شہری جنگ اور امن کے درمیان کسی واضح حد کے بغیر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کتاب کے متن کا مفہوم یہ ہے کہ جب شہری آبادی خود جنگ کا میدان بن جائے تو روایتی دفاعی تصورات ناکافی ہو جاتے ہیں، اور شہری تحفظ کے لیے خصوصی اور منظم نظام درکار ہوتا ہے۔[53]

یہ نکتہ شہری دفاع کے وجودی جواز کو مضبوط کرتا ہے، کیونکہ شہری دفاع ہی وہ عملی فریم ورک ہے جو مسلح تنازعات کے دوران شہری آبادی کے تحفظ کو ایک منظم شکل دیتا ہے۔

عہدِ نبوی کے میدانِ جنگ

معروف محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تصنیف ''عہدِ نبوی کے میدانِ جنگ'' سیرتِ نبوی کے عسکری مطالعے میں ایک اہم علمی اضافہ ہے۔ 103 صفحات پر مشتمل یہ کتاب ادارہ اسلامیات لاہور نے 1982ء میں شائع کی۔ اس کتاب میں مصنف نے بدر، احد، خندق، فتح مکہ، حنین اور طائف جیسے اہم معرکوں کا تاریخی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریر کا امتیاز یہ ہے کہ وہ محض تاریخی واقعات بیان کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ان کے پس منظر، حکمت اور نتائج کا بھی تجزیہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق عہدِ نبوی کی جنگیں بنیادی طور پر دفاعی نوعیت کی تھیں اور ان کا مقصد ظلم و زیادتی کو روکنا اور معاشرے میں عدل و امن کو قائم کرنا تھا۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں: ''رسول اکرم ﷺ کی قیادت میں ہونے والی جنگیں دراصل دفاعِ حق اور قیامِ عدل کے لیے تھیں، جن میں مقصد کسی قوم کی تباہی نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے کو یقینی بنانا تھا۔[54]''
اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اسلامی جنگی نظام میں شہری آبادی کے تحفظ اور غیر ضروری تباہی سے اجتناب کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ یہی اصول جدید شہری دفاع کے نظام میں بھی نمایاں ہے جہاں جنگ یا آفات کے دوران شہریوں کے تحفظ اور نقصانات کو کم سے کم رکھنے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جاتے ہیں۔

صحابہ کرام کے جنگی معرکے

اسلامی عسکری تاریخ کے مطالعے میں علامہ محمد بن عمر الواقدی کی تاریخی روایتوں پر مبنی کتاب صحابہ کرام کے جنگی معرکے ایک اہم ماخذ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 492 صفحات پر مشتمل ہے اور دار الاشاعت مصطفائی، دہلی سے 2006ء میں شائع ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ حکیم شبیر احمد سہارنپوری نے کیا۔ کتاب میں سیرتِ نبوی اور خلافتِ راشدہ کے دور کے مختلف عسکری معرکوں کا تفصیلی بیان موجود ہے، جن میں یرموک، دمشق، بصرہ، بعلبک اور بیت المقدس کی فتوحات سمیت متعدد تاریخی واقعات شامل ہیں۔ مصنف نے ان معرکوں کے اسباب، حکمت عملی اور نتائج کو تاریخی انداز میں بیان کیا ہے۔[55]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ اسلامی عسکری تاریخ کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنگی حالات میں بھی نظم و ضبط اور اخلاقی اصولوں کو ملحوظ رکھا جاتا تھا۔ تاریخی روایات میں شہری آبادی اور غیر جنگجو افراد کے تحفظ کے اصول نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں، جو جدید شہری دفاعی فلسفے سے ہم آہنگ ہیں۔

فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب

''فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب'' دراصل ایک نصابی و فکری منصوبہ ہے جسے ڈاکٹر ظہر احمد عباسی، محمد افضل قادری، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی اور اجمل علی مجددی نے مرتب کیا، اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور نے فروری 2015ء میں شائع کیا۔ منہاج القرآن کے تعارف کے مطابق یہ نصاب مختلف طبقات کے لیے الگ الگ رہنما حصوں پر مشتمل ہے اور اس کا ہدف عوام، طلبہ، آئمہ و خطباء، اہلِ سیاست اور دیگر سماجی طبقات کو انتہاپسندی کے بجائے اسلامی تصورِ امن و سلامتی سے روشناس کرانا ہے۔[56]

لٹریچر ریویو میں اس نصاب کی اہمیت یہ ہے کہ یہ شہری دفاع کو صرف حادثاتی یا عسکری ردِّعمل کے محدود دائرے میں نہیں رکھتا، بلکہ فکری تحفظ، معاشرتی استحکام اور انتہاپسند بیانیے کے انسداد کو بھی اجتماعی سلامتی کا حصہ بناتا ہے۔ اس زاویے سے یہ ماخذ خاص طور پر اس امر کو واضح کرتا ہے کہ شہری دفاع کا ایک پہلو ''ذہنی و سماجی پیش بندی'' بھی ہے۔ جب معاشرہ فکری انتشار، تکفیری رجحانات اور تشدد آمیز تعبیرات سے محفوظ ہو تو داخلی امن مضبوط ہوتا ہے، اور یہی داخلی استحکام شہری دفاعی نظام کی کامیابی کی بنیادی شرط ہے۔ اس لیے یہ نصاب شہری دفاع کے

اخلاقی، فکری اور سماجی پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے نہایت اہم ماخذ بنتا ہے، خصوصاً پاکستانی تناظر میں جہاں داخلی سلامتی اور انتہا پسندی ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

قرآن اور قدرتی آفات

قدرتی آفات کے اسلامی فکری اور اخلاقی پہلوؤں کو واضح کرنے والی تحریروں میں ڈاکٹر دلدار احمد کی مختصر تصنیف ''قرآن اور قدرتی آفات'' قابل ذکر ہے۔ یہ کتابچہ تقریباً 12 صفحات پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں قدرتی آفات کے اسباب، ان کے اخلاقی پہلو اور انسان کی ذمہ داریوں کا مختصر مگر بامعنی جائزہ پیش کیا ہے۔

مصنف کے مطابق قرآن کریم میں قدرتی آفات کو محض ایک طبعی یا حادثاتی واقعہ کے طور پر نہیں بلکہ انسانی زندگی کے لیے تنبیہ اور آزمائش کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ﴾[57] یعنی ہم تمہیں خوف اور بھوک وغیرہ کے ذریعے آزمائیں گے۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مصنف اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آفات کے مواقع پر انسان کو صبر، اجتماعی تعاون اور اصلاحِ حال کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔[58]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ تصنیف اس لیے اہم ہے کہ اس میں قدرتی آفات کے مقابلے میں انسانی ذمہ داری اور اجتماعی تعاون کے اسلامی اصول کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جدید شہری دفاعی نظام میں بھی آفات کے مقابلے کے لیے عوامی شعور، اجتماعی تعاون اور بروقت تیاری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جسے اسلامی تعلیمات کے تناظر میں سمجھنے سے اس تصور کو ایک اخلاقی اور دینی بنیاد ملتی ہے۔

کیمیاوی جنگ

یہ کتاب شہری دفاع میں کیمیاوی خطرات کے حوالے سے ایک خاص نوعیت کی سرکاری مطبوعہ ہے۔ اسے ڈائریکٹوریٹ آف سول ڈیفنس پاکستان نے 1955ء میں شائع کیا اور اس میں مختلف جنگوں میں استعمال ہونے والی گیس کی خصوصیات، اثرات اور حفاظتی تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ یہ دستاویز اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ شہری دفاع کے کلاسیکی مباحث میں غیر روایتی خطرات کے مقابل Public Protection اور حفاظتی تدابیر کی تعلیم ہمیشہ سے شامل رہی ہے[59]۔ مرکزی مفہوم یہ ہے کہ کیمیائی خطرات کی نوعیت ایسی ہے کہ اگر شہری سطح پر حفاظتی شعور، بچاؤ کے اصول اور ابتدائی ردِ عمل معلوم نہ ہو تو نقصان کئی گنا بڑھ جاتا ہے؛ لہٰذا شہری دفاع میں مخصوص آگاہی اور حفاظتی تربیت لازم ہے۔ یہ مطبوعہ شہری دفاع کے ''protective measures'' اور ''public awareness'' والے ستون کو مضبوط کرتی ہے، کیونکہ کیمیائی خطرات میں شہری آبادی کا تحفظ بنیادی ہدف بن جاتا ہے۔

مقدمہ سیرت الرسول ﷺ، حصہ اوّل

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ''مقدمہ سیرت الرسول ﷺ'' ایک اہم سیرتی و فکری تصنیف ہے جسے منہاج القرآن پبلیکیشنز نے شائع کیا۔ منہاج بکس کے تعارف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام سیرت کو محض روایتی واقعاتی بیان تک محدود نہیں رکھتا بلکہ اسے دورِ جدید کے مسائل، ریاست، دستور، انتظام، علم اور بین الاقوامی انسانی رہنمائی کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی تعارف میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اس مقدمے میں سیرت کے دستوری، ریاستی، انتظامی اور علمی پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔[60]

آپ کے موضوع کے لیے اس کتاب کی خاص اہمیت یہ ہے کہ یہ سیرتِ نبوی کو شہری و ریاستی تنظیم، اجتماعی نظم، قانون، قیادت اور تہذیبی رہنمائی کے جامع ماخذ کے طور پر سامنے لاتی ہے۔ شہری دفاع کے باب میں یہ زاویہ اس لیے بنیادی ہے کہ یہاں دفاع کو صرف عسکری تدبیر نہیں بلکہ ایک وسیع تر ریاستی و سماجی نظم کا جزو سمجھا جاتا ہے۔ اگر سیرت کو ''دستوری'' اور ''انتظامی'' اہمیت کے ساتھ پڑھا جائے تو مدینہ کی ریاست میں اجتماعی تحفظ، ذمہ داریوں کی تقسیم، نظمِ عامہ، اجتماعی بہبود اور خطرات کے مقابل منظم تیاری جیسے عناصر نمایاں ہوتے ہیں۔ یہی عناصر

جدید شہری دفاع کے ادارہ جاتی ڈھانچے میں بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔اس اعتبار سے یہ کتاب شہری دفاع کی اسلامی تعبیر کے لیے محض معاون نہیں بلکہ ایک اصولی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

ماضی،حال اور مستقبل کا اسلحہ جنگ

برصغیر کے ممتاز فوجی مفکر اور سپاہی مصنف میجر جنرل محمد اکبر خان کی کتاب ''ماضی، حال اور مستقبل کا اسلحہ جنگ''، جنگی ٹیکنالوجی اور عسکری حکمتِ عملی کے ارتقا پر ایک اہم مطالعہ ہے۔ یہ کتاب 141 صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ فیروز اینڈ سنز، کراچی سے 1954ء میں جامعہ ہمدرد دہلی کے تعاون سے شائع ہوئی۔ مصنف کا تعلق ضلع جہلم (چکوال) سے تھا اور ان کی عملی زندگی کا بڑا حصہ عسکری خدمات میں گزرا، جس کی جھلک اس تصنیف کے تجزیاتی انداز میں نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ کتاب میں مصنف نے مختلف ادوار میں استعمال ہونے والے اسلحہ، جنگی ٹیکنالوجی اور عسکری حکمتِ عملی کے ارتقا کو بیان کیا ہے۔ خصوصاً توپ خانے کی ترقی، فضائی قوت کی اہمیت اور جدید دور میں ہوائی حملوں کے امکانات پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جدید جنگ میں فضائی قوت اور جدید اسلحہ نہ صرف میدانِ جنگ بلکہ شہری آبادی کے لیے بھی شدید خطرات پیدا کرتے ہیں۔ اسی پس منظر میں وہ اس بات کی ضرورت پر زور دیتے ہیں کہ ریاستوں کو دفاعی تیاری کے ساتھ ساتھ شہری آبادی کے تحفظ کے لیے بھی مناسب اقدامات اختیار کرنے چاہییں۔[61]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ اس میں جدید جنگ کے ان پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے جو شہری علاقوں اور شہری انفراسٹرکچر کو براہِ راست متاثر کرتے ہیں۔ فضائی حملوں اور جدید ہتھیاروں کے اثرات کے تناظر میں شہری دفاعی منصوبہ بندی کی ضرورت کو سمجھنے کے لیے یہ تصنیف ایک اہم تاریخی اور عسکری حوالہ فراہم کرتی ہے۔

محمد ﷺ کی عسکری تنظیم سازی

اسد محمود خان کی تصنیف ''محمد ﷺ کی عسکری تنظیم سازی'' سیرتِ نبوی کے عسکری اور تنظیمی پہلوؤں پر ایک اہم مطالعہ ہے جو الہلال پبلشنگ کمپنی نے شائع کیا۔ اس کتاب میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کے دور میں عسکری تنظیم، فوجی نظم وضبط اور صحابہ کرام کی تربیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ پیش کیا ہے۔ مصنف کے مطابق سیرتِ نبوی میں عسکری تنظیم صرف جنگی ضرورت تک محدود نہیں تھی بلکہ اس میں تربیت، نظم، مشاورت اور اجتماعی ذمہ داری جیسے اصولوں کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ نبی کریم ﷺ نے مختلف مواقع پر صحابہ کرام کو نہ صرف جنگی مہارت بلکہ نظم وضبط اور اجتماعی ذمہ داری کا شعور بھی عطا کیا۔[62]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ یہ واضح کرتی ہے کہ ایک مؤثر دفاعی نظام کے لیے تربیت یافتہ افراد، منظم ادارے اور واضح حکمتِ عملی ناگزیر ہوتے ہیں۔ یہی اصول جدید شہری دفاعی اداروں کی تنظیم اور تربیت کے لیے بھی بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

محمد: پیغمبرِ امن

معروف مغربی محقق کارن آرمسٹرانگ کی کتاب Muhammad: A Prophet for Our Time کا اردو ترجمہ ''محمد: پیغمبرِ امن'' کے عنوان سے یاسر جواد نے کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنفہ نے نبی کریم ﷺ کی شخصیت اور تعلیمات کو امن اور رواداری کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ کتاب میں مصنفہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں معاشرتی انصاف، مذہبی رواداری اور انسانی ہمدردی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ وہ اس تصور کو رد کرتی ہیں کہ اسلام کو صرف جنگی مذہب کے طور پر پیش کیا جائے، اور اس کے برعکس یہ واضح کرتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد امن اور معاشرتی استحکام ہے۔[63]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ تصنیف اس لیے اہم ہے کہ یہ اسلامی تعلیمات کے امن پسند پہلو کو اجاگر کرتی ہے اور اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ انسانی جان ومال کا تحفظ اسلامی اخلاقی نظام کا بنیادی حصہ ہے۔

مسلح تصادم اور داخلی خلفشار کے دوران جنسی تشدد: اسلامی نقطۂ نظر

یہ تصنیف دراصل ایک علمی مجموعۂ مقالات ہے جسے ڈاکٹر ضیاء اللہ رحمانی اور حافظ احمد وقاص نے مدون کیا۔ یہ کتاب تقریباً 230 صفحات پر مشتمل ہے اور شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور International Committee of the Red Cross (ICRC) پاکستان کے اشتراک سے 2022ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں 30–31 اگست 2022 کو منعقد ہونے والی علمی کانفرنس میں پیش کیے گئے مقالات کو مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔

اس مجموعے میں مسلح تنازعات کے دوران جنسی تشدد، جنگی جرائم، خواتین کے تحفظ اور اسلامی قانون میں ان جرائم کی ممانعت جیسے موضوعات پر تفصیلی علمی بحث کی گئی ہے۔ مختلف مقالات میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات جنگی حالات میں بھی اخلاقی حدود اور انسانی وقار کے احترام کو لازم قرار دیتی ہیں۔ خاص طور پر خواتین، بچوں اور قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی اور جنسی تشدد کو صریح ظلم اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔[64]

شہری دفاع کے تناظر میں یہ کتاب اس لیے اہم ہے کہ جدید جنگوں میں شہری آبادی بالخصوص خواتین اور بچوں کو شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ اس مجموعے میں پیش کیے گئے مقالات یہ واضح کرتے ہیں کہ اسلامی قانونِ جنگ میں شہری آبادی کے تحفظ اور انسانی وقار کے احترام کو بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے، جو جدید بین الاقوامی انسانی قانون اور شہری دفاعی فلسفے کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

نبیِ امن وآشتی

یہ پروفیسر مولانا محمد رفیق کی تصنیف ہے جو سیرتِ نبوی کے امن پسندانہ پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔ 265 صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ قرآنیات لاہور نے اگست 2009ء میں شائع کی۔ مصنف نے اس کتاب میں عالمی امن کے تناظر میں سیرتِ نبوی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے اور مختلف موضوعات مثلاً امن وآشتی، منافقین کا کردار، غزواتِ نبویہ کے مقاصد، شہداء کے فضائل اور مغرب کے امن کے دعووں کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔

کتاب میں اقوام متحدہ کے منشور برائے انسانی حقوق کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق اور عالمی امن کے اصول جدید عالمی قوانین سے کہیں زیادہ جامع اور متوازن انداز میں موجود ہیں[65]۔ مصنف کے مطابق سیرتِ نبوی کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام کا مقصد انسانوں کے درمیان امن، انصاف اور باہمی احترام کو فروغ دینا ہے۔ شہری دفاع کے تناظر میں یہ تصور نہایت اہم ہے کیونکہ شہری دفاع کا بنیادی مقصد بھی معاشرے میں انسانی جانوں کے تحفظ، سماجی نظم کے استحکام اور بحران کے وقت اجتماعی تعاون کو فروغ دینا ہے۔

ہمارا دفاع

یہ کتاب میجر جنرل محمد اکبر خان کی تصنیف ہے اور اردو دفاعی لٹریچر میں ایک بنیادی اور حوالہ جاتی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف نے اپنے طویل عسکری تجربے کی روشنی میں جنگ کی نوعیت، اسباب، قومی دفاع اور عوامی کردار پر مفصل گفتگو کی ہے۔ اگرچہ کتاب کا مرکزی موضوع عسکری دفاع ہے، تاہم اس میں بار بار اس نکتے پر زور دیا گیا ہے کہ دفاع محض فوج کی ذمہ داری نہیں بلکہ پوری قوم کی مشترکہ ذمہ داری ہے، جہاں عوامی شعور اور اجتماعی نظم بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔[66]

شہری دفاع کے تناظر میں اس کتاب کی اہمیت اس پہلو سے سامنے آتی ہے کہ مصنف دفاع کو صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رکھتے بلکہ قومی زندگی کے ہر شعبے کو دفاعی تیاری کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ فقہُ السیرۃ کے تناظر میں یہ تصور عہدِ نبوی ﷺ کے اس اصول سے ہم آہنگ ہے جہاں مدینہ کی اجتماعی تنظیم، عوامی شرکت اور نظم وضبط دفاعی حکمتِ عملی کا حصہ تھے۔ کتاب میں مصنف اس نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگر عوام دفاعی شعور سے محروم ہوں تو بہترین اسلحہ اور فوج بھی دیرپا تحفظ فراہم نہیں کر سکتی (مفہوم)

ہندوستان کا دفاع: اسلام اور فنِ حرب کی روشنی میں

یہ کتاب سید حامد علی کی تصنیف ہے، جس میں دفاع کو اسلامی اصولوں اور فنِ حرب کے تناظر میں پرکھا گیا ہے۔ مصنف نے دفاعی کمزوریوں کے اسباب، اخلاقی قوت اور اجتماعی نظم پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ عسکری طاقت اخلاقی استحکام کے بغیر بے معنی ہو جاتی ہے۔ شہری دفاع کے حوالے سے اس کتاب کی اہمیت اس نکتے میں ہے کہ دفاع کی بنیاد محض اسلحہ نہیں بلکہ ذہنی، اخلاقی اور سماجی تیاری ہے۔ فقہُ السیرۃ میں بھی دفاعی حکمتِ عملی نظم، اتحاد اور اخلاقی استقامت پر قائم دکھائی دیتی ہے، جو اس کتاب کے مباحث سے گہرا فکری ربط پیدا کرتی ہے۔ مصنف کے مطابق دفاعی کامیابی کا انحصار قوم کے اخلاقی عزم اور اجتماعی نظم پر ہوتا ہے۔[67]

تحقیقی خلا (Research Gap)

موجودہ لٹریچر کے جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شہری دفاع کے موضوع پر معاصر عالمی سطح پر متعدد مطالعات موجود ہیں جن میں شہری آبادی کے تحفظ، ہنگامی حالات کے انتظام اور ریاستی سلامتی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ ان مطالعات میں زیادہ تر توجہ قانونی اور ادارہ جاتی نظام، بین الاقوامی انسانی قانون اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے عملی طریقہ کار پر مرکوز رہی ہے۔ تاہم ان علمی روایتوں کے درمیان تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ نسبتاً کم نظر آتا ہے۔ معاصر مطالعات میں شہری دفاع کو عموماً جدید ریاستی اداروں کے تناظر میں بیان کیا جاتا ہے جبکہ اسلامی علمی روایت میں موجود دفاعی اصولوں کو اس تناظر میں منظم انداز میں پیش نہیں کیا گیا۔ خصوصاً فقہ السیرۃ کے اصولوں کو شہری دفاع کے جدید نظریات کے ساتھ مربوط کرنے کی کوششیں بہت محدود ہیں۔

اسی پس منظر میں موجودہ تحقیق اس علمی خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس تحقیق میں شہری دفاع سے متعلق معاصر عالمی لٹریچر کا جائزہ لیتے ہوئے اسے فقہ السیرۃ کے اصولوں کے ساتھ تقابلی انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ اسلامی سیرت میں موجود دفاعی اصول جدید شہری دفاعی نظریات کے ساتھ کس حد تک ہم آہنگ ہیں۔

تجزیاتی بحث (Analytical Discussion)

معاصر شہری دفاعی نظریات اور اسلامی علمی روایت کے تقابلی جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں میں کئی بنیادی اصول مشترک ہیں۔ جدید شہری دفاعی نظام کا بنیادی مقصد ہنگامی حالات میں شہری آبادی کے جانی اور مالی نقصان کو کم سے کم کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پیشگی منصوبہ بندی، عوامی تربیت، ہنگامی ردعمل اور بحالی کے اقدامات کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اسلامی لٹریچر میں بھی جنگی حالات کے دوران انسانی جان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ فقہ الجہاد کے مباحث میں واضح طور پر یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ جنگ کے دوران غیر محارب افراد کو نقصان پہنچانے سے اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح املاک کے تحفظ اور انسانی وقار کے احترام کو بھی بنیادی اخلاقی اصول قرار دیا گیا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دفاعی حکمت عملی کو ہمیشہ اجتماعی نظم اور شہری تحفظ کے ساتھ مربوط رکھا۔ مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد دفاعی انتظامات کو منظم انداز میں ترتیب دیا گیا تاکہ شہر کی آبادی کو بیرونی خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر اختیار کی گئی حکمت عملی اس کی نمایاں مثال ہے جہاں ایک اجتماعی دفاعی منصوبہ بندی کے ذریعے شہر کے دفاع کو یقینی بنایا گیا۔ اسی طرح سیرت کے مختلف واقعات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلامی جنگی اخلاقیات میں انسانی جان کے احترام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ خواتین، بچوں اور دیگر غیر محارب افراد کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے اور جنگ کے باوجود انسانی وقار کے احترام کو برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

یہ اصول اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسلامی علمی روایت میں دفاعی اقدامات کو صرف عسکری ضرورت کے طور پر نہیں بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری کے طور پر بھی دیکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے فقہ السیرۃ شہری دفاع کے جدید نظریات کو سمجھنے کے لیے ایک اہم نظریاتی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نتائج(Results)

معاصر اردو کتب کے تجزیاتی مطالعے سے چند نمایاں نکات سامنے آتے ہیں جو شہری دفاع کے تصور کو ایک جامع اور منظم نظام کے طور پر واضح کرتے ہیں:

اوّل یہ کہ ان تحریروں میں شہری دفاع کو محض ہنگامی ردعمل کے نظام کے طور پر نہیں بلکہ پیشگی تیاری اور احتیاطی اقدامات پر مبنی ایک مستقل عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس تصور کے مطابق معاشرے کو ممکنہ خطرات کے لیے پہلے سے تیار کرنا نقصانات میں کمی کا بنیادی ذریعہ ہے۔

دوم یہ کہ شہری دفاع کے عمل میں مقامی سطح کی شرکت کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ اردو کتب اس بات پر زور دیتی ہیں کہ ہنگامی حالات میں عام شہریوں کی تربیت، رضاکارانہ خدمات اور مقامی تنظیموں کی شرکت شہری تحفظ کے نظام کو مؤثر بناتی ہے۔

سوم یہ کہ مختلف ریاستی اداروں کے درمیان ادارہ جاتی ہم آہنگی شہری دفاع کی کامیابی کا ایک لازمی عنصر ہے۔ مؤثر رابطہ، واضح ذمہ داریاں اور مشترکہ منصوبہ بندی ہنگامی حالات میں فوری اور منظم ردعمل کو ممکن بناتی ہیں۔

چہارم یہ کہ شہری دفاع کے نظام میں سماجی اعتماد کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ جب عوام ریاستی اداروں اور حفاظتی ہدایات پر اعتماد کرتے ہیں تو بحران کے دوران نظم وضبط برقرار رکھنا اور امدادی اقدامات کو مؤثر بنانا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

پنجم یہ کہ ان کتب میں بحران کے بعد بحالی اور معاشرتی استحکام کے اقدامات کو بھی شہری دفاع کا اہم مرحلہ قرار دیا گیا ہے، جس کے ذریعے متاثرہ معاشرہ دوبارہ اپنی معمول کی سرگرمیوں کی طرف واپس آسکتا ہے۔

سفارشات(Recommendations)

اس تحقیق کی روشنی میں چند اہم سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں جو شہری دفاع کے نظام کو مزید مؤثر بنانے میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں:

اوّل یہ کہ شہری دفاع کے موضوع پر اردو زبان میں موجود علمی مواد کو مزید منظم اور تحقیقی انداز میں مرتب کیا جائے تاکہ اس کے نظریاتی اور اصولی پہلو بھی واضح ہو سکیں۔

دوم یہ کہ شہری دفاع کے پروگراموں میں عوامی تربیت اور آگاہی کو مرکزی حیثیت دی جائے تاکہ عام شہری ہنگامی حالات میں مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

سوم یہ کہ ریاستی اداروں کے درمیان باہمی رابطہ اور ادارہ جاتی تعاون کو مضبوط بنایا جائے تاکہ بحران کے دوران ردعمل منظم اور بروقت ہو۔

چہارم یہ کہ مقامی سطح پر رضاکارانہ نیٹ ورک اور کمیونٹی تنظیموں کو شہری دفاعی نظام میں فعال کردار دیا جائے، کیونکہ مقامی سطح پر فوری ردعمل نقصانات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پنجم یہ کہ شہری دفاع کے نظام میں بحالی اور سماجی استحکام کے مراحل کو بھی پالیسی سازی کا حصہ بنایا جائے تاکہ متاثرہ علاقوں کی معاشرتی اور معاشی زندگی جلد بحال ہو سکے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حوالے

1. القرآن، سورۃالانعام 6:151
2. ابن ہشام، السیرۃالنبویۃ بیروت: دار ابن کثیر، 1990ء، 2: 105–110؛ محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار صادر، 1968ء، 2: 66۔
3. ڈائریکٹوریٹ آف سول ڈیفنس پاکستان، رہنمائے شہری دفاع، اسلام آباد: حکومتِ پاکستان پریس، سن، ص 7–10۔
4. منیر احمد، ڈاکٹر، شہری دفاع، گوجرانوالہ۔ ص 41–43، 1998
5. دفاعِ وطن اور شہری دفاع، حکومتِ پاکستان ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ڈیفنس، اسلام آباد، ص 12–15
6. رہبر سول ڈیفنس، گورنمنٹ پریس، اسلام آباد، ص:۸-۱۲
7. اختر اظہر حمید، سید فضل علی، مسز کنیز مولا، اور فیض الحق، شہری دفاع، ابتدائی امداد اور نرسنگ، لاہور: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، 1976ء، تجرباتی ایڈیشن، برائے جماعت نہم و دہم
8. محمد عارف بٹ، شہری دفاع کی تربیت وقت کی اہم ضرورت، لاہور: نامعلوم ناشر، ص 18–20۔
9. راؤ فہیم ہاشم، شہری دفاع اور ہماری ذمہ داریاں ، کراچی: نامعلوم ناشر، ص 27–29
10. عبدالرشید ارشد، شہری دفاع، جوہر آباد: النور ٹرسٹ، 2001، ص، 9–32
11. ڈائریکٹوریٹ آف سول ڈیفنس پاکستان، رہنمائے شہری دفاع ،اسلام آباد: گورنمنٹ آف پاکستان پریس ، ص–25
12. MARIE STOPES SOCIETY (FPRH)، طبّی ہنگامی صورتحال کی حکمتِ عملی (MEDICAL EMERGENCY MANAGEMENT)
13- PROVINCIAL DISASTER MANAGEMENT AUTHORITY PUNJAB ،COMMUNITY BASED DISASTER RISK MANAGEMENT PROGRAM FOR PUNJAB PROVINCE-
14- NATIONAL DISASTER MANAGEMENT AUTHORITY PAKISTAN ،NATIONAL DISASTER RISK MANAGEMENT FRAMEWORK PAKISTAN, ISLAMABAD 2007
15. United Nations Development Programme (UNDP) Pakistan-، مقامی سطح پر آفات کا انتظام و انصرام، اسلام آباد، اپریل 2007ء
16. عبدالعزیز بن عبداللہ (مدوّن)، بین الاقوامی قانونِ انسانیت اور اسلام، ترجمہ محمد مشتاق احمد، اسلام آباد: International Committee of the Red Cross، 2012، ص 56۔
17. محمود احمد غازی، خطباتِ بہاولپور: اسلام کا قانونِ بین الممالک، اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2007ء، ص 132
18. محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 214۔
19. ابوالکلام آزاد، اسلام کا نظریۂ جنگ لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ص۔ 57
20. محمد اکبر خان، اسلامی طریقِ جنگ ،لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، 1959، 112۔
21. مصطفی السباعی، اسلام کا نظامِ امن و جنگ، ترجمہ: عبدالحلیم فلاحی، نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، 2016ء، ص 25۔
22. ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی، اسلام کا نظامِ امن و سلامتی، لاہور: انصار والسنہ پبلیکیشنز، ص 63۔
23. محمد طاہر القادری، اسلام اور خدمتِ انسانیت، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2007، ص۔42۔
24. المائدہ: 32
25. حافظ محمود اختر، استحکامِ مملکت اور بدامنی کا انسداد: تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں، لاہور: الائیڈ بک سنٹر، ص 56۔
26. مختلف مصنفین، اسلام اور امنِ عالم، نئی دہلی: ایفا پبلشرز، ص 104
27. حاجی غلام احمد چوہدری، امنِ عالم سیرتِ طیبہ کی روشنی میں، لاہور: اقبال پبلشنگ کمپنی، ص 94۔
28. مجید خدوری، اسلام اور قانونِ جنگ و صلح، ترجمہ غلام رسول مہر ،لاہور: مکتبہ معین الادب، 1959، ص 95
29. محمد طاہر القادری، اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ ،لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2010ص، 24۔
30. محمد طاہر القادری، اسلام میں محبت اور عدم تشدد، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2015، ص 91۔
31. محمد طاہر القادری، اسلام میں انسانی حقوق، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2004ص، 153
32. محمد طاہر القادری، اسلام دینِ امن و رحمت، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2017ص، 118

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

33. روبینہ اختر، انسانی تحفظ اور جدید جنگیں، پشاور: ماہنامہ سماجی علوم، 2018، ص 73–78
34. غلام محمد، اسلام اور اس کا آئین دہلی: جمال پرنٹنگ پریس، 1970، 88۔
35. افتخار احمد افتخار، ایامِ حرب: غزوات الرسول پر ایک جامع مطالعہ، غیر مطبوعہ مخطوطہ؛ PDF نسخہ، کتاب و سنت ویب سائٹ، ص 73
36. عبداللہ قاضی، بدر سے تبوک تک ، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، 1994، ص 45۔
37. انوراقبال قریشی، تنظیمِ مابعد جنگ، ص9۔
38. ریحان اختر قاسمی، جنگ وامن کا تصور: اسلام وعیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، 2014، ص، 61۔
39. محمد اکبر خان، حدیثِ دفاع لاہور: نامعلوم ناشر، ص112–114
40. میرا حسن، جنگ زدہ ممالک ،حیدرآباد: ادارہ ادب جدید، 1942، ص 56
41. محمد طاہر القادری، جنگ اور انسانی جان، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، 2010، ص33–38
42. ابوالاعلیٰ مودودی، جنگ اور امن، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1967، ص57–62
43. محمد سلیم، جنگ زدہ معاشرہ، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2005، ص 41–46
44. محمد طاہر القادری، خونِ مسلم کی حرمت ،لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2010، ص، 12
45. خالد محمود، جنگ، خوف اور شہری زندگی، کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2012، ص 25–30
46. جواہر لعل نہرو، دفاع کے لیے تعمیر و ترقی نئ دہلی: نامعلوم ناشر، ص 21–23۔
47. محمد طاہر القادری، دہشت گردی اور فتنۂ خوارج، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2010ص۔115
48. محمد صدیق قریشی، رسول اکرم ﷺ کا نظامِ جاسوسی، لاہور و کراچی: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ص114
49. عبدالباری، رسولِ کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملیاں، لاہور: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، 1986ء، ص79۔
50. خاور رشید بٹ، رحمت للعالمین کے اصولِ جنگ، لاہور: ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، ص21۔
51. مجاہد الحسینی، رسول اللہ ﷺ کا نظامِ امنِ عالم، فیصل آباد: سیرت مرکز، 2007ء، ص118
52. محمد شفیع، رسول اکرم ﷺ پیغمبرِ امن و سلامتی، لاہور: دعوہ اکیڈمی، ص18۔
53. آصف اقبال، شہری آبادی اور مسلح تنازعات، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 2016، ص 88–93
54. محمد حمید اللہ، عہدِ نبوی کے میدانِ جنگ، لاہور: ادارہ اسلامیات، 1982ء، ص 27۔
55. محمد بن عمر الواقدی، صحابہ کرام کے جنگی معرکے، ترجمہ شبیر احمد سہارنپوری ،دہلی: دارالاشاعت مصطفائی، 2006، 119
56. ظہر احمد عباسی، محمد افضل قادری، فیض اللہ بغدادی، اور اجمل علی مجددی، فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2015
57. البقرۃ: 155
58. دلدار احمد، قرآن اور قدرتی آفات، لاہور: غیر متعین ناشر، 5۔
59. کیمیاوی جنگ ،سول ڈیفنس ڈائریکٹوریٹ، اسلام آباد، 1955
60. محمد طاہر القادری، مقدمہ سیرت الرسول ﷺ ،لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 1995
61. محمد اکبر خان، ماضی، حال اور مستقبل کا اسلحۂ جنگ، کراچی: مکتبہ فیروز اینڈ سنز، 1954ص، 27۔
62. اسد محمود خان، محمد ﷺ کی عسکری تنظیم سازی ،لاہور: الہلال پبلشنگ کمپنی، 63۔
63. کارن آرمسٹرانگ، محمد: پیغمبرِ امن، ترجمہ یاسر جواد لاہور: مترجمہ ایڈیشن، 52۔
64. ضیاء اللہ رحمانی اور حافظ احمد وقاص (مدون)، مسلح تصادم اور داخلی خلفشار کے دوران جنسی تشدد: اسلامی نقطۂ نظر ،اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد و ICRC پاکستان، 2022، ص، 42۔
65. محمد رفیق، نبی امن و آشتی، لاہور: مکتبہ قرآنیات، 2009ء، ص 121
66. محمد اکبر خان، ہمارا دفاع لاہور: نامعلوم ناشر، ص 45–47۔
67. سید حامد علی، ہندوستان کا دفاع: اسلام اور فنِ حرب کی روشنی میں، دہلی: نامعلوم ناشر، ص 88–90